www.iqbalkalmati.blogspot.com

بچوں کے لیے مزاحیہ کہانیاں

شیخ چلی اور پری

اور مختلف کہانیاں

تحریر: شفیق صدیقی

الفاظ، معانی اور سوالات کے ساتھ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فہرست

شیخ چلی اور پری	1
شیخ چلی کا مطب	9
شیخ چلی کو ہوگیا ہوکا	17
شیخ چلی نے سیکھی انگریزی	25
شیخ چلی نے روزہ رکھا	33
خیالی گھڑا	41
شیخ چلی نے کھچڑی کھائی	49
دیگ کی بچی	57

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شیخ چلی اور پری

شیخ چلی اوّل درجے کے بے وقوف تو تھے ہی، سُستی اور کام چوری میں بھی ان کا کوئی جواب نہ تھا۔ بیوی سے اکثر اَن بَن رہتی۔ ایک روز بیوی نے کچھ زیادہ ہی بُرا بھلا کہا تو تنتنا کے چار پائی سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور دروازے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولے:

''لو، ہم جا رہے ہیں شہر، ابھی اسی وقت نوکری کرنے۔''

''شہر کوئی یہاں رکھا ہے...... دن بھر کا راستا ہے۔ بیچ میں کھاؤ پیو گے کیا۔'' بیوی بولی ''ذرا ٹھہر جاؤ روٹیاں پکائے دیتی ہوں۔'' پھر اُس نے سات روٹیاں پکا کر دیں، شیخ چلی چل پڑے۔ چلتے چلتے دوپہر ہو گئی، ایک کنواں نظر آیا وہ اُس کی منڈیر پر بیٹھ گئے، بہت زور کی بھوک لگی تھی۔ روٹیاں نکالیں اور سر کھجاتے ہوئے بولے:

''ایک کھاؤں...... دو کھاؤں...... کہ ساتوں کو کھا جاؤں!......''

کنویں میں سات پریاں رہتی تھیں۔ اُنہوں نے جو یہ سُنا تو ڈر گئیں۔ ملکہ پری کنویں سے باہر آئی اور شیخ چلی سے بولی:

''کیوں...... تم کیوں کھانا چاہتے ہو ساتوں کو۔''

''بھوک جو زور کی لگی ہے۔ ایک دو سے کام نہیں چلے گا اِس لیے''۔ شیخ چلی نے جواب دیا۔

''اچھا اگر تم ہمیں نہ کھاؤ تو میں ایک ایسی چیز تمہیں دوں گی کہ جو تمہیں کیا تمہارے خاندان بھر کو کبھی بھوکا نہ رہنے دے گی۔'' پری بولی اور ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیا۔ ہاتھ پر ایک دیگچی آ گئی۔ پری نے کہا۔ ''یہ دیگچی دیکھ رہے ہو! اِس کے سامنے تم جب اور جس کھانے کا نام لو گے یہ اُس سے بھر جائے گی۔''

شیخ چلی بولے: ''روٹیاں تو ہیں میرے پاس قورمہ مانگتا ہوں اس سے۔'' دیگچی فوراً قورمے سے بھر گئی۔ شیخ چلی نے سیر ہو کر کھایا اور دیگچی بغل میں دبا کر چل دیے۔ شہر میں وہ ایک سرائے میں رُکے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور دیگچی سامنے رکھ کر بریانی کا نام لیا۔ دیگچی بریانی سے بھر گئی۔ پھر زردے کی خواہش کی وہ بھی مل گیا۔ اُنہوں نے جی بھر کے کھایا۔ سرائے کی مالکہ بڑھیا یہ سب دیکھ رہی تھی۔ اُس نے شیخ چلی سے دیگچی کے بارے میں پوچھا۔ اُنہوں نے صاف صاف بتا دیا۔ بڑھیا نے چکنی چپڑی باتیں کر کے شیخ چلی کو رات سرائے میں ہی ٹھہرا لیا اور جب وہ سو گئے تو پریوں والی دیگچی چرا کر اُس کی جگہ ویسی ہی دوسری دیگچی رکھ دی۔ شیخ چلی نقلی دیگچی لیے گھر پہنچے اور بیوی سے بولے:

''دیکھو نیک بخت! تمہارے لیے کیا لایا ہوں۔'' پھر اُنہوں نے دیگچی کے بارے میں بتایا اور مرغ مسلم کی فرمائش کی۔ مگر دیگچی خالی رہی۔ اُنہوں نے کئی اور کھانوں کے نام لیے مگر کچھ نہ ہوا۔ بیوی نے خوب مذاق اُڑایا۔ وہ شیخ چلی کی بات پر یقین کرنے کو تیار نہ تھی۔ آخر شیخ چلی جھلا کر بولے:

''اچھی بات ہے۔ کل مجھے روٹیاں پکا کر دینا میں پریوں کے پاس جاؤں گا اور دیگچی کی شکایت کروں گا۔''

اگلے روز بیوی نے روٹیاں پکائیں۔ شیخ چلی چل دیئے' کنویں پر پہنچ کر پھر بولے:

''ایک کھاؤں......دو کھاؤں......کہ ساتوں کو کھا جاؤں۔''

ملکہ پری باہر آئی اور بولی:

''تم پھر آ گئے ہمیں کھانے۔ کیا اب بھی کھانے کی کمی ہے تمہارے پاس؟۔''

شیخ چلی کی شکایت پر کہ دیگچی اُن کی فرمائش پوری نہیں کر رہی۔ پری سوچ میں پڑ گئی۔ پھر بولی:

''خیر۔ چھوڑو دیگچی کو میں تمہیں ایک ایسا تحفہ دیتی ہوں کہ مالا مال ہو جاؤ گے۔''

اُس نے اپنا دایاں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیا۔ ایک سفید خوبصورت مرغی ہاتھ پر آ بیٹھی۔ پری نے مرغی شیخ چلی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا:

''یہ سونے کا انڈا دینے والی مرغی ہے۔ جب کہو گے تب سونے کا انڈا دے گی۔ اِسے لے جاؤ......اور اب ہمیں پریشان کرنے مت آنا۔''

شیخ چلی نے خوشی خوشی مرغی بغل میں دبائی اور چل پڑے۔ وہ پھر اُسی سرائے میں پہنچے۔ بڑھیا نے اُنہیں دیکھا تو فوراً قریب آئی۔ پوچھا۔ اب کیا تحفہ لائے ہو۔ شیخ چلی نے اُسے نہ صرف مرغی کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بارے میں بتایا بلکہ تجربہ بھی کرکے دکھادیا۔ بڑھیا بہت خوش ہوئی۔ اس نے شیخ چلی کو سرائے کے سب سے خوبصورت کمرے میں ٹھہرایا۔ خوب خاطر مدارات کی۔ رات کو شیخ چلی مرغی کی ٹانگ اپنی چارپائی کے پائے سے باندھ کر سو گئے۔ بڑھیا نے موقع پاکر مرغی چرا لی اور اس کی جگہ دوسری ویسی ہی مرغی باندھ دی۔ شیخ چلی نقلی مرغی بغل میں دبائے گھر پہنچے اور لگے ڈینگیں مارنے۔ بیوی نے کہا:

''میاں!...... سونے کا انڈا دیکھوں گی تو یقین کروں گی۔''

''ہاں ہاں!...... کیوں نہیں۔ ابھی لو!'' شیخ چلی جوش سے بولے اور مرغی سے کہا:

''بی مرغی سونے کا انڈا دو۔'' مگر بی مرغی سونے کا انڈا تو کیا، عام انڈا بھی نہ دے سکیں، بیوی پھر مذاق اڑانے لگی۔ شیخ چلی غصے سے بولے:

''کل تم پھر روٹیاں پکانا۔ دیکھو میں کیا حشر کرتا ہوں اُن دھوکے باز پریوں کا۔ اگر واقعی زندہ نہ چبا گیا تو شیخ چلی نام نہیں۔''

''بس رہنے دو!...... میرا خیال ہے تم روٹیاں ہڑپ کرنے کو یہ سارا ڈراما کرتے ہو اب کوئی روٹی نہیں ملے گی۔''

''خیر، نہ دینا روٹی۔ میں بغیر روٹی کے ہی چلا جاؤں گا۔'' شیخ چلی نے آہستہ سے جواب دیا اور کمرے میں چلے گئے۔

اگلے روز وہ پھر کنویں پر پہنچے اور بولے:

''ایک کھاؤں...... دو کھاؤں...... کہ ساتوں کو کھا جاؤں۔''

کنویں کی پریوں میں کھلبلی مچ گئی۔ ملکہ باہر آئی اور بولی' اب کیا ہوا! میں نے تمہیں ایسے تحفے دیے کہ جن سے مالا مال ہو جاؤ گے مگر تم کچھ زیادہ ہی لالچی معلوم ہوتے ہو۔''

''نہیں ملکہ پری!...... یہ بات نہیں ہے۔ یقین کرو دیگچی کی طرح اب مرغی بھی میری بات نہیں مان رہی۔ میری بیوی نے تو میرا بہت مذاق اُڑایا ہے۔'' شیخ چلی بتاتے ہوئے روہانسے ہو گئے۔ ملکہ پری سوچ میں پڑ گئی۔

پوچھا: ''یہ بتاؤ! تم گھر جانے سے پہلے بھی دونوں چیزیں کہیں لے کر گئے تھے۔'' شیخ چلی نے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

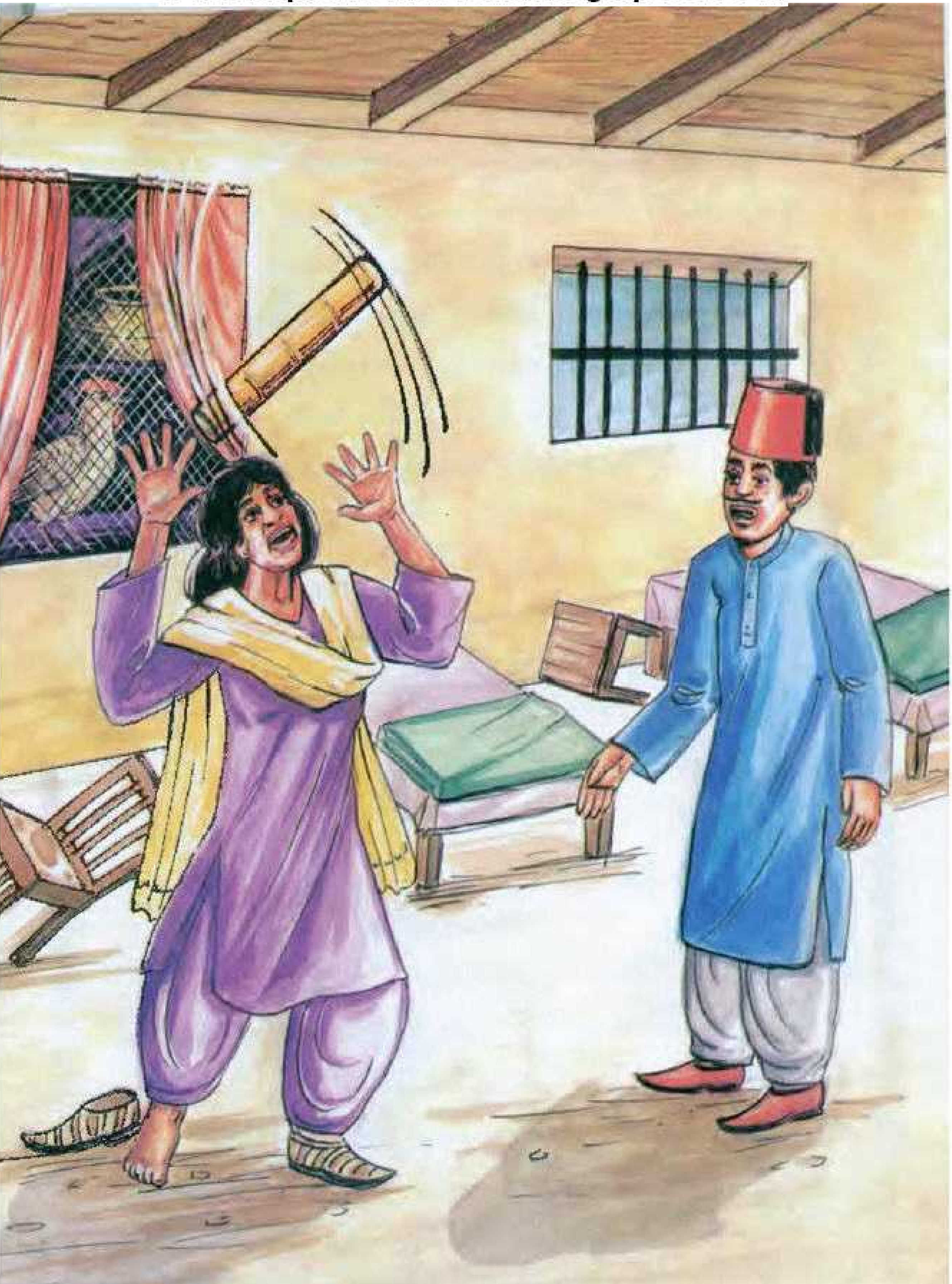

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سرائے اور بڑھیا کے بارے میں بتایا۔ ملکہ پری سمجھ گئی ساری شرارت بڑھیا کی ہے' اُس نے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھایا، ایک موٹا سا ڈنڈا اُس کے ہاتھ میں آ گیا۔ اُس نے ڈنڈا شیخ چلی کو دیتے ہوئے کہا:

''یہ ڈنڈا لے کر سرائے جانا اور کہنا۔ اے ڈنڈے! جس نے میری دونوں چیزیں چرائی ہیں اُس کی پٹائی اُس وقت تک کر جب تک وہ دونوں چیزیں مجھے واپس نہ کر دے۔''

شیخ چلی وہ ڈنڈا لیے سرائے پہنچے۔ بڑھیا نے آگے بڑھ کر اُن کا استقبال کیا اور پوچھا:

''آج پریوں نے کیا تحفہ دیا ہے؟۔''

شیخ چلی بولے: ''یہ ڈنڈا...... اور کہا ہے اے ڈنڈے! جس نے میری دونوں چیزیں چرائی ہیں اُس کی پٹائی اُس وقت تک کر جب تک وہ دونوں چیزیں مجھے واپس نہ کر دے۔'' اُن کے منہ سے جملہ پورا ہوا تھا کہ ڈنڈے نے بڑھیا کی پٹائی شروع کر دی۔ وہ چیختی چلاتی پوری سرائے میں بھاگی بھاگی پھر رہی تھی' ڈنڈا بھی مسلسل پیچھے لگا تھا اور دھڑا دھڑ پٹائی کر رہا تھا اور وہ تب ہی رکا جب بڑھیا نے دونوں چیزیں شیخ چلی کو واپس کر دیں۔ شیخ چلی ڈنڈا، مرغی اور دیگچی لیے گھر پہنچے۔ اب دیگچی نے فرمائش کرنے پر کھانے بھی دیے اور مرغی نے انڈے بھی۔ دونوں میاں بیوی مالا مال ہو گئے اور عیش و آرام سے رہنے لگے۔ مگر وہ اپنا برا وقت کبھی نہ بھولے، ہمیشہ غریبوں اور حق داروں کی دل کھول کر مدد کرتے رہے۔

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اَن بَن	ناچاقی۔ ناراضی	چکنی چپڑی	خوشامدانہ
تنتنانا	غصّے کا اظہار کرنا	سرائے	طعام و قیام گاہ
منڈیر	پختہ	ہلچل	بے قراری۔ کھلبلی
روہانسے	رو دینے کے قریب		

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شیخ چلی اور پری

سوال۔ شیخ چلی کی اپنی بیوی سے اَن بَن کیوں تھی؟
سوال۔ پریاں کس بات سے ڈر گئی تھیں؟
سوال۔ پریوں کی دی ہوئی دیگچی میں کس قسم کی خوبیاں تھیں؟
سوال۔ شیخ چلی کے ہاتھ سے دیگچی کیوں نکل گئی تھی؟
سوال۔ پَری نے کونسا تحفہ دیا اور شیخ چلی کو کیوں اپنی بیوی کے سامنے شرمندگی ہوئی؟
سوال۔ ملکہ پری کے آخری تحفے نے کیا کمال دکھایا؟
سوال۔ میاں بیوی نے آخر میں کیسی زندگی گزاری؟
سوال۔ اس کہانی کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

درست کے سامنے (ہاں) اور غلط کے سامنے (نہیں) لکھیں۔

(1)۔ شیخ چلی کی بیوی اُن سے خوش تھیں..........
(2)۔ ملکہ پَری نے اُنہیں تین تحفے دیے..........
(3)۔ مرغی۔ دیگچی لڑکا غائب کر دیتا تھا..........
(4)۔ شیخ چلی کی بیوی اُن کا مذاق اُڑاتی تھی..........
(5)۔ شیخ چلی اپنے ساتھ حلوہ پوری لے کر گئے تھے..........
(6) شیخ چلی نہایت کاہل اور کام چور تھے..........
(7)۔ دونوں میاں بیوی غریبوں کی دل کھول کر مدد کرتے..........

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شیخ چلّی کا مطب

شیخ چلّی نے چند ماہ ایک حکیم جی کے مطب میں کام کیا کر لیا خود کو حکیم ہی سمجھنے لگے اور گھر کے ایک کمرے میں باقاعدہ مطب کھول کر بیٹھ گئے۔ اماں نے بہت منع کیا کہ کم بخت، کسی کو الٹی سیدھی دوا دے دی اور وہ مَر مُرا گیا تو پھانسی ہو جائے گی مگر شیخ چلی کہاں ماننے والے، بولے:

"ایسے ہی دوا دے دیں گے الٹی سیدھی...... ہمیں سب پتا ہے، دواؤں کا بھی، بیماریوں کا بھی آخر چھ مہینے بڑے حکیم جی کے ہاں پڑیاں باندھی ہیں کوئی مذاق ہے کیا۔ تم بالکل پریشان نہ ہو اماں۔ اب تو سمجھ لو پریشانی کے دن گئے۔ بہت نکما، ناکارہ، نکھٹو کہتی تھیں ناں...... اب نوٹ گننے اور تھیلیاں بھرنے کی تیاریاں کرو۔ دیکھنا جلد ہی بڑے حکیم جی سے بڑا گھر اور دواخانہ نہ بنوایا تو شیخ چلی نام نہیں۔"

مطب کھولے کئی دن ہو گئے تھے مگر اب تک کوئی مریض نہ آیا تھا شیخ چلی کو مایوسی ہونے لگی۔ ایک روز بے زار سے بیٹھے تھے کہ ایک عورت مطب میں داخل ہوئی، اس کی گود میں چھوٹا سا بچہ بھی تھا۔

"آپ ہی ہیں حکیم جی؟......" عورت نے شیخ چلی کو شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"آں...... ہاں!۔ ہم ہی ہیں حکیم جی...... ہمارا مطلب ہے حکیم صاحب فرمایئے کیا تکلیف ہے آپ کو۔"

"حکیم جی!...... تکلیف تو کچھ نہیں۔ بس ایک پریشانی ہے۔" عورت نے جواب دیا۔

"تو وہی بتایئے!......" شیخ چلی جلدی سے بولے۔ "ہم لوگوں کی پریشانیاں اور بیماریاں دور کرنے کو تو بیٹھے ہیں یہاں......"

www.iqbalkalmati.blogspot.com

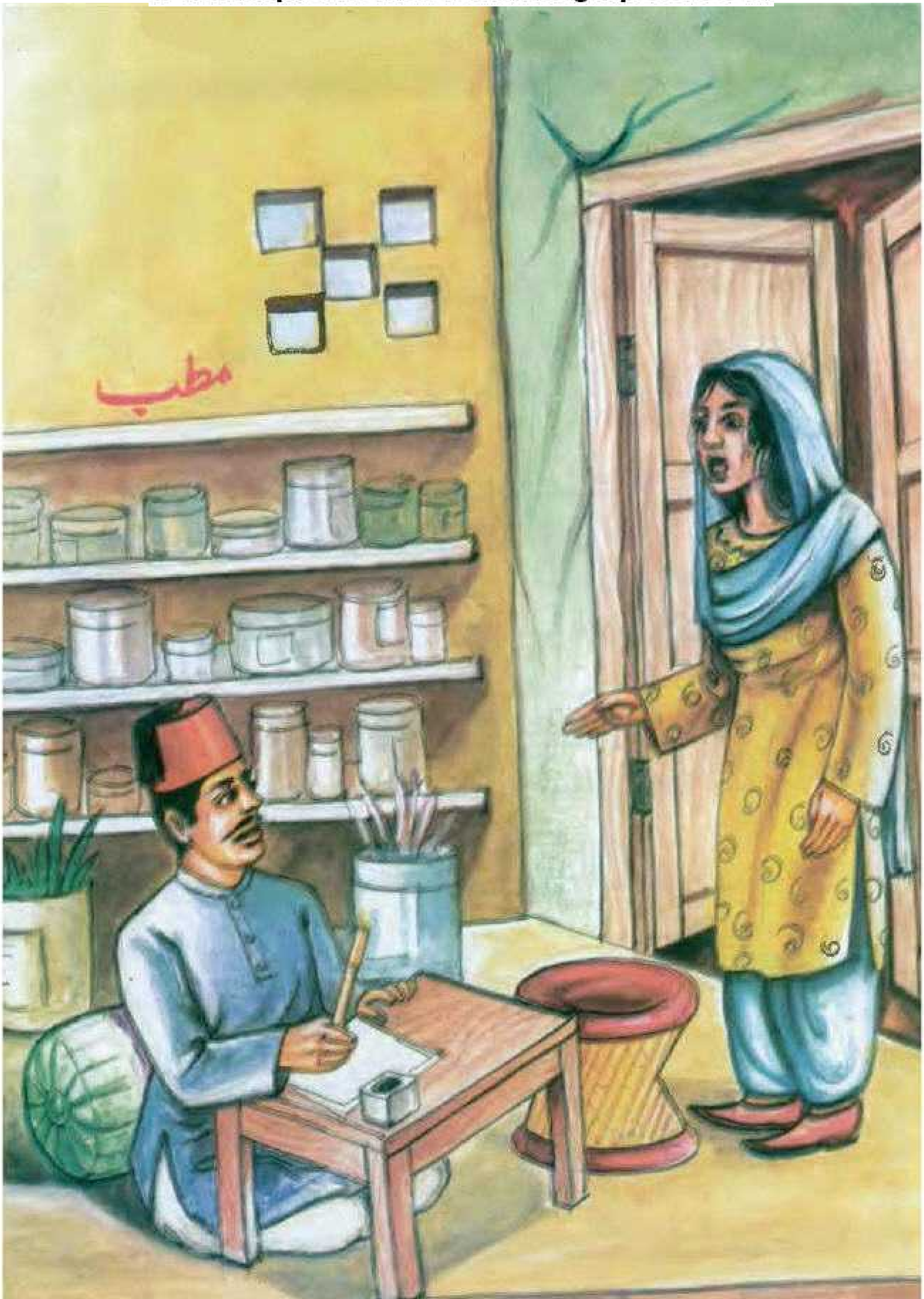

www.iqbalkalmati.blogspot.com

”بات یہ ہے حکیم جی!...... یہ ہمارا پہلا بچہ ہے۔ دانت نکلنے کی عمر ہے اس کی۔ مگر ہم یوں پریشان ہیں کہ ہمیں کیسے پتا چلے گا اس کے دانت نکل رہے ہیں۔“

”بس!...... اتنی سی بات...... ارے یہ تو کسی بے وقوف سے پوچھیے...... وہ بھی بتا دے۔ خیر اچھا کیا جو ہم سے پوچھ لیا۔“ شیخ چلی گردن اکڑائے کہہ رہے تھے۔ ”یہ تو بہت آسان ہے۔ آپ بچے کے منہ میں انگلی ڈالیے، اگر کاٹ لے تو سمجھ لیجیے دانت نکل آئے، نہ کاٹے تو اس کا مطلب ہوگا دانت ابھی نہیں نکلے۔“

”ہم...... مگر حکیم جی۔“ عورت بولی۔ ”ہاتھوں میں تو جراثیم ہوتے ہیں میرا بچہ بیمار نہ ہو جائے گا۔“

”ہاں،...... یہ بات بھی ہے۔“ شیخ چلی نے کہا: ”خیر آپ ایسا کیجیے گا کہ بچے کے منہ میں انگلی ڈالنے سے پہلے ہاتھ کھولتے ہوئے پانی سے دھو لیجیے گا۔ ہمارے استاد بڑے حکیم صاحب چیزوں کو جراثیم سے پاک کرنے کی یہی ترکیب بتاتے ہیں سب کو......“

وہ خاتون بھی شیخ چلی کی قبیل کی عورت تھیں، کچھ دنوں بعد انہیں بچے کے دانتوں کا خیال آیا تو شیخ چلی کی بتائی ہوئی ترکیب کے مطابق، منہ میں انگلی ڈالنے سے پہلے انہوں نے پانی کھولایا پھر دونوں ہاتھ اس میں ڈال دیے۔ ایک ہولناک چیخ بلند ہوئی۔ ان کے دونوں ہاتھ بری طرح جھلس گئے تھے۔ چیخ کی آواز سن کر شوہر باورچی خانے میں پہنچا تو وہ تکلیف سے تڑپ رہی تھیں۔ مرہم پٹی کے بعد شوہر کو اصل بات کا پتا چلا تو وہ سیدھا مطب پہنچا۔ شیخ چلی ایک موٹی سی کتاب پر نظریں جمائے بیٹھے تھے۔

”تم حکیم ہو کہ قصائی!“ وہ شخص مطب میں داخل ہوتے ہوئے دہاڑا، شیخ چلی کے ہاتھ سے کتاب چھین کر تخت پر پٹخ دی اور اب خونخوار نظروں سے انہیں گھور رہا تھا۔

”ارے ہائیں...... یہ کیا...... حکیم ہیں ہم۔ ویسے قصاب کا کام بھی جانتے ہیں۔ کبھی بکرا ذبح...... کر...... ارے...... ہائیں...... کیا...... قتل......“

اس شخص نے اچانک ہی شیخ چلی کا گلا دبوچ لیا اور دانت پیستے ہوئے بولا:

www.iqbalkalmati.blogspot.com

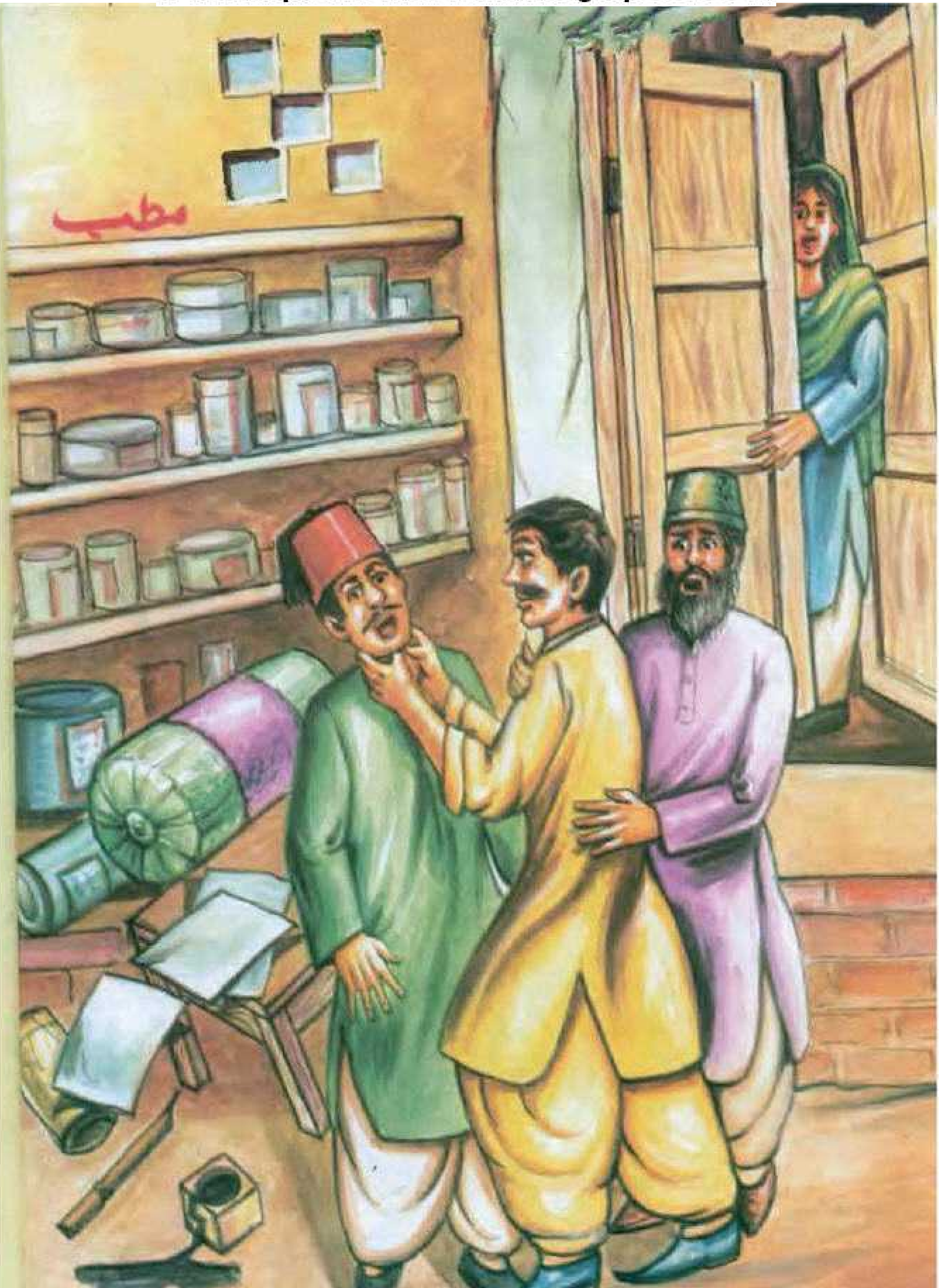

www.iqbalkalmati.blogspot.com

''ذبح تو میں کروں گا تجھے نیم حکیم کی اولاد...... ''تیری وجہ سے دونوں ہاتھ جل گئے ہیں میری بیوی کے۔''

''م...... مگر...... ہوا...... کیا ہے۔'' شیخ چلی اس کے ہاتھوں سے اپنا گلا چھڑواتے ہوئے بولے۔ ''کچھ پتا تو چلے۔''

''پتا تو تجھے تھانے چل کر ہی چلے گا۔'' اس شخص نے ان کا ہاتھ پکڑ کر دروازے کی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔ ''سیدھی طرح چل نہیں تو جوتے مارتا ہوا لے جاؤں گا۔''

یہ ہنگامہ دیکھ کر بہت سے لوگ وہاں جمع ہو گئے۔ اماں بھی دروازے میں آ کھڑی ہوئی تھیں۔ لوگوں کے پوچھنے پر اس شخص نے ساری بات بتائی۔ شیخ چلی بھی غور سے سن رہے تھے۔ فوراً بولے:

''لو...... اتنی سی بات پر اتنا بڑا ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ ارے ہاتھ جل گئے تو کیا ہوا...... ہم جو ہیں، حکیم ابن حکیم ابن حکیم...... ایسا مرہم دیں گے کہ ادھر لگا ادھر زخم صاف۔ ابھی لایا۔'' شیخ چلی اتنا کہہ کر مطب کی طرف بڑھے مگر اس شخص نے فوراً ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔

''نہیں چاہیے تیرا مرہم ورہم...... نجانے وہ کیسا ہو گا۔ تھانے چل وہیں فیصلہ ہو گا۔'' لوگوں نے بہت سمجھایا مگر وہ شخص کسی کی بات ماننے پر تیار نہ ہوا، اس کی ایک ہی ضد تھی کہ شیخ چلی کو تھانے لے جا کر ان کے خلاف مقدمہ درج کرائے گا۔ بالآخر ان کی اماں کی منت سماجت کام آئی اور وہ شخص اس شرط پر شیخ چلی کو معاف کرنے پر راضی ہوا کہ، اس کی بیوی کے علاج معالجے کے علاوہ سو روپے ہرجانہ اسے دیا جائے گا۔

بعد میں اماں نے شیخ چلی کی خوب خبر لی، ڈانٹا پھٹکارا۔ وہ سر جھکائے سنتے رہے۔ مگر دل میں سوچ رہے تھے، لوگ ان کی ترقی سے جلتے ہیں' ذرا سے ہاتھ جل گئے تو آ گئے جھگڑا کرنے۔ تھانے لے جائیں گے۔ ہنہہ۔ آخر علاج کروانے میں تکلیف تو ہوتی ہی ہے۔ یہ بات تو خود بڑے حکیم صاحب کہتے تھے۔ مگر ہماری بات لوگوں کی سمجھ میں ہی نہیں آتی۔

اماں نے غصے میں کچھ پکایا بھی نہیں، ڈر کے مارے شیخ چلی بھی کچھ نہ بولے۔ بھوکے ہی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

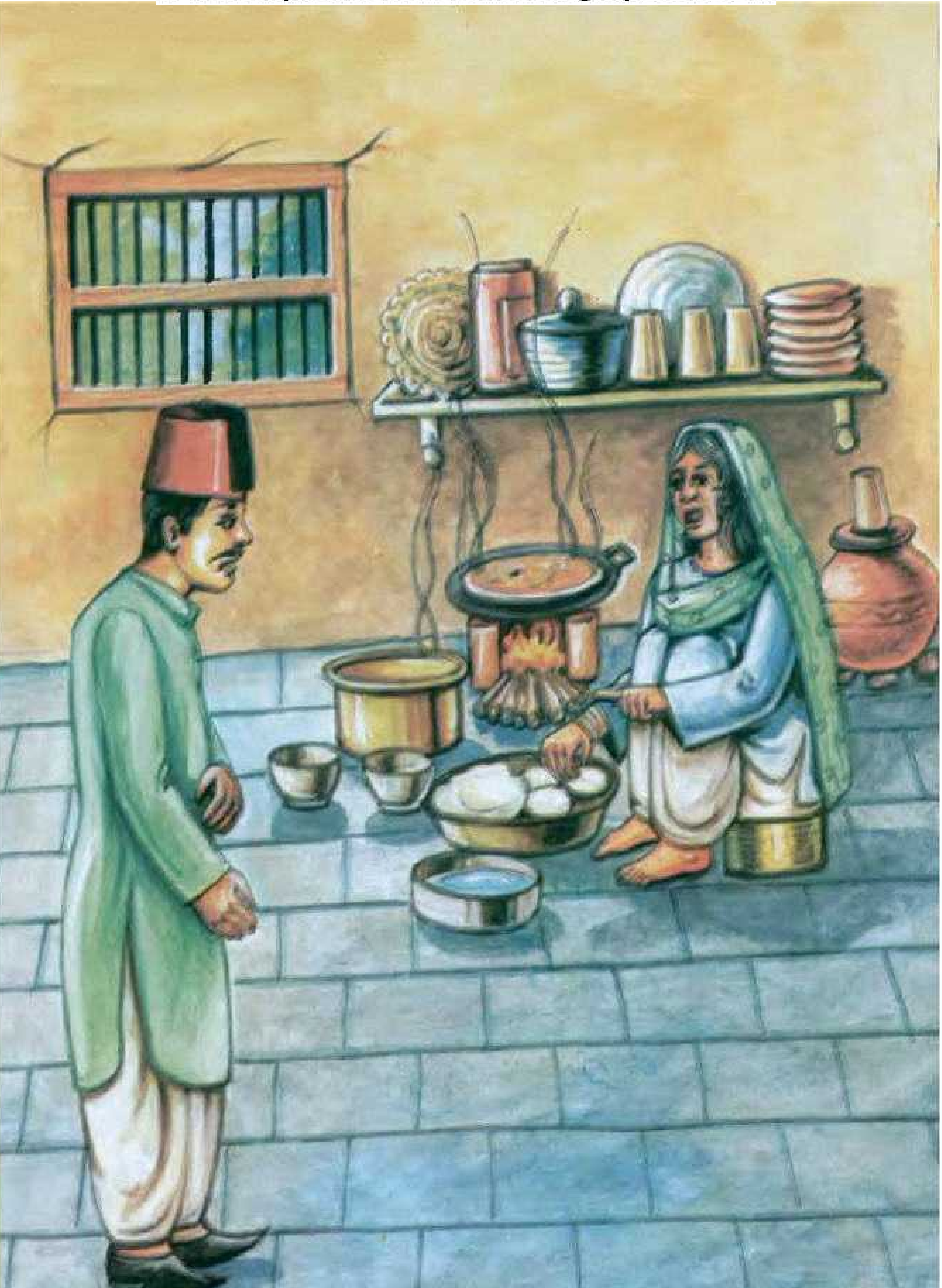

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سو گئے اگلی صبح بیدار ہوئے تو پیٹ میں چوہے دوڑ رہے تھے۔ باورچی خانے سے کھٹ پٹ کی آوازیں آ رہی تھیں۔ منہ ہاتھ دھو کے وہیں پہنچ گئے۔ اماں ناشتہ تیار کر رہی تھیں، انہیں دیکھا تو خفگی سے نظریں پھیر لیں۔

''اماں!......'' شیخ چلی بچوں کی طرح ٹھنک کر بولے: ''اب تک ناراض ہو؟ دیکھو ہم نے تو رات کو کھانا بھی نہیں مانگا، بھوکے سو گئے۔ اب تو معاف کر دو۔''

ان کے انداز پر اماں کو ہنسی آ گئی' منہ پھیر کر اسے چھپاتے ہوئے بولیں:

''تو ایسی حرکتیں ہی کیوں کرتا ہے بدنصیب!......وہ مسٹنڈا تجھے لے جا کر تھانے میں بند کرا دیتا تو میں کیا کرتی......نوٹوں کے تھیلے بھر وار ہا تھا مطب کی کمائی سے۔ الٹا اس موئی کا علاج کروانا پڑے گا جو تیرے کہنے پر اپنے ہاتھ جلا بیٹھی ہے۔ سو روپے دینا پڑیں گے وہ الگ۔ پتا نہیں کب عقل آئے گی۔ جوان ہو گیا مگر بچوں سے بھی گیا گزرا ہے۔ کسی کام کاج کا نہیں۔''

''دیکھو اماں' یہ نہ کہو۔'' شیخ چلی منہ پھلا کر بولے۔ ''اتنا بڑا مطب چلا رہے ہیں اور اب بھی کام کاج کے نہیں۔ ناشتہ کرتے ہی کھولتے ہیں۔ دیکھنا مریضوں کی قطاریں لگ جائیں گی۔''

''خبردار جو مطب کا نام بھی لیا اب۔'' اماں چلائیں۔ ''کان کھول کر سن لے' اب یہ جھاڑو پھرا مطب کھلا تو آگ لگا دوں گی اسے۔ میرے پاس خزانہ نہیں رکھا جو لوگوں کے علاج کراتی اور جرمانے بھرتی رہوں۔ سمجھ گیا۔''

شیخ چلی سر جھکا کر دوبارہ ناشتہ کرنے لگے۔ وہ سوچ رہے تھے، ''یہ اماں بھی خوب ہیں۔ کچھ کرو تو کرنے نہیں دیتیں نہ کرو تو کہتی ہیں، جھاڑو پھرا کسی کام کاج کا نہیں۔ اب کوئی بتائے ہم کریں تو کیا کریں......''

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قبیل	گروہ / قسم / خاندان	ہرجانہ	کسی نقصان کے بدلے دی جانے والی رقم
منت سماجت	عاجزی / خوشامد		
خفگی	ناراضی	مسٹنڈا	ہٹا کٹا۔ موٹا
موئی	مردہ (عورت)		

ذرا بتلایئے تو!

شیخ چلی خود کو حکیم کیوں سمجھنے لگے تھے؟

مطب میں داخل ہونیوالی عورت کو کیا پریشانی تھی؟

شیخ چلی نے عورت کو اس کی پریشانی کا کیا حل بتایا؟

عورت کا شوہر شیخ چلی کو کہاں لے جانا چاہتا تھا؟

دوبارہ مطب کھولنے کا سن کر اماں نے کیا کہا؟

دیے گئے الفاظ میں سے صحیح لفظ چن کر خالی جگہ پر کیجیے!

☆ چھ مہینے بڑے حکیم جی کے ہاں۔۔۔۔ باندھی ہیں کوئی مذاق ہے کیا (رسیاں / پڑیاں / زنجیریں)

☆ بس اتنی سی بات، یہ تو کسی۔۔۔۔۔ سے پوچھیے وہ بھی بتادے۔ (عقل مند / بے وقوف / بہادر)

☆ خاتون بھی شیخ چلی کی۔۔۔۔۔۔ کی عورت تھیں۔ (قبیل / نسل / قسم)

☆ حکیم ہیں ہم ویسے۔۔۔۔۔ کا کام بھی جانتے ہیں۔ (درزی / قصاب / معمار)

☆ علاج کروانے میں۔۔۔۔۔ تو ہوتی ہی ہے۔ (خوشی / تکلیف / رعایت)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شیخ چلی کو ہو گیا ہَو کا

شیخ چلی کھاتے تو ہمیشہ سے ہی خوب تھے مگر جب سے شادی ہوئی تھی ان کی لگتا تھا ہَو کا ہی ہو گیا ہے۔ صبح اٹھتے تو کھانا۔ رات سونے لگتے تو کھانا۔ گھر سے جاتے تو کھانا۔ واپس آتے تو کھانا۔ بات کرتے تو کھانے کی اور...... بات سنتے تو وہ بھی بس کھانے کی۔

بیوی اور ماں دونوں ہی بہت پریشان تھیں۔ ایک روز اماں اپنی بہن کے پاس دوسرے گاؤں گئی ہوئی تھیں۔ صبح چار آدمیوں کے ناشتے کے برابر ناشتہ کرنے کے بعد، ابھی دوپہر بھی نہ ہوئی تھی کہ چوتھی بار کھانے کی فرمائش کر دی۔ بیوی تو جلی بھنی بیٹھی تھی، صاف منع کر دیا۔

''مجھ سے نہیں پکایا جاتا ہر وقت کھانا...... شادی کے وقت سنا تھا بس اماں بیٹے، دو جانیں ہیں تو سوچا تھا چلو پکانے ریندھنے کی مصیبت نہ ہو گی۔ مگر اس سے تو کہیں بہتر تھا آٹھ دس افراد کے کنبے میں بیاہ ہو جاتا، چوتھائی کام بھی نہ ہوتا جتنا تم اکیلے کا ہے۔ اب کھانا ہے تو خود ہی پکا لو۔''

''سوچ لو!'' شیخ چلی تنبیہ کرنے کے انداز میں بولے: ''ہم نے ایک بار رمضان میں افطاری بنائی تھی تو باورچی خانہ ہی جل کر راکھ ہو گیا تھا۔ ایسا نہ ہو، آج ہم کھانا پکائیں تو گھر ہی جل جائے پورا کا پورا۔ پھر رہو گی کہاں؟!......''

''باورچی خانہ جلے یا گھر پھنکے، میری جوتی سے۔ مگر میں ہر وقت کھانا نہیں پکا سکتی بس!'' بیوی نے فیصلہ کن انداز میں جواب دیا۔

شیخ چلی کا اپنا مطلب تھا، لگے خوشامد کرنے اور آخر کار اسے کھانا پکانے پر راضی کر لیا۔

کھانا تیار ہو چکا تھا۔ بیوی نے دستر خوان لگایا، دوپہر کے کھانے کا وقت ہو گیا تھا، وہ خود بھی ساتھ آ بیٹھی۔ شیخ چلی نے خوب لمبے لمبے ہاتھ مارنا شروع کر دیے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"کیسا پکا ہے کھانا۔" بیوی نے اپنی تعریف سننے کے لیے پوچھا۔
"بب...... بغوت...... بہت اچھا......" شیخ چلی نے بڑا سا لقمہ منہ میں ٹھونستے ہوئے بولنے کی کوشش کی۔ "مگر ایک گڑبڑ ہے۔"

"گڑبڑ......؟......وہ کیا!۔" بیوی نے حیرت سے پوچھا۔
"بھیڑ۔ یعنی ہجوم۔ بہت ہے دستر خوان پر...... خطرہ ہے پیٹ بھر کے نہیں کھا پاؤں گا۔"
"بھیڑ......؟ دستر خوان پر......؟" بیوی بدستور حیران تھی۔ ادھر ادھر دیکھتی ہوئی بولی۔
"مگر دستر خوان پر تو بس ہم اور تم، دو ہی ہیں۔"
"ہاں! یہی تو...... میرا مطلب ہے...... کتنا اچھا ہوتا اگر دستر خوان پر بس میں اور یہ کھانا ہوتا۔"

بیوی کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ غصے سے بھری اٹھ کھڑی ہوئی۔ "اچھا تو میں تمہیں بھیڑ اور ہجوم نظر آ رہی ہوں۔ میرے دو لقمے کھانے سے تم بھوکے رہ جاؤ گے...... تو لو، میں چلی۔ بھروا کیلئے اپنا دوزخ۔ اور اب حرام ہے جو اس گھر کا ایک دانہ بھی کھاؤں......" وہ پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی۔ شیخ چلی نے دعا کے انداز میں دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے چھت کی طرف دیکھا جیسے اس کے جانے پر شکر ادا کر رہے ہوں اور پھر دستر خوان پر ٹوٹ پڑے۔

شیخ چلی کی بسیار خوری کی خبریں دور دور تک پہنچ گئی تھیں۔ لوگ انہیں دعوت دینا تو دوران سے بات کرتے بھی ڈرنے لگے تھے کہ کہیں کھانے کی فرمائش کر بیٹھیں۔ کسی کے لیے ان کو بلانا ضروری ہوتا تو تنہا ان کیلئے پانچ سات افراد کے کھانے کا انتظام کرنا پڑتا۔ چونکہ نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ دعوتوں کا سلسلہ بھی چل رہا تھا۔ اکثر ان کی دعوت کرنے والے خود بھوکے رہ جاتے تھے۔

زین الدین، شیخ چلی کا بہت اچھا دوست تھا، اس نے بھی شادی کے بعد شیخ چلی کی دعوت کی تھی اور کھانے کی بہت زیادہ تعریف کیے جانے پر، کچھ روز بعد پھر انہیں کھانے پر بلا لیا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تھا۔ کھانے کی تعریف دوسری بار بھی خوب ہوئی تھی مگر اس میں مزید دعوت کی ہمت نہ تھی۔ دونوں بار اس کے گھر والوں اور خود اسے بھوکا سونا پڑا تھا۔

شیخ چلی کو بڑا انتظار تھا کہ کب وہ ایک بار پھر انہیں دعوت پر بلائے اور کب وہ اپنے دل بلکہ پیٹ کے ارمان نکالیں۔ اور جب طویل انتظار کے بعد بھی دعوت نہیں ملی تو ایک روز وہ خود بن بلائے مہمان بن کر اس کے گھر جا دھمکے۔

زین الدین نے دستک سن کر دروازہ کھولا تو شیخ چلی کو دیکھ کر اس کی جان ہی نکل گئی۔ اخلاقاً گھر میں بلایا اور علیک سلیک کے بعد آنے کا سبب پوچھا۔ شیخ چلی بولے:

"بھائی!...... تم نے تو ہمیں بھلا ہی دیا۔ عرصے سے صورت نہیں دکھائی۔ کب سے انتظار تھا کہ کھانے پر بلواؤ گے مگر...... بس انتظار ہی کرتے رہے ہم تو۔ سوچا چلو خود ہی ہو آتے ہیں...... آخر کو تمہارا گھر بھی خیر سے اپنا ہی گھر تو ہے...... ہاہاہا......" انہوں نے اپنی بات پر خود ہی قہقہہ لگایا۔

زین الدین کو غصہ تو بہت آیا مگر صبر سے کام لیا۔ سوچا ان سے دوٹوک بات کر لینا ہی بہتر ہے، ورنہ مستقل دردِ سر بن جائیں گے۔ اس نے کہا: "بھائی شیخ چلی!۔ نہ میں تم کو بھولا۔ نہ ہی تمہیں کھانے پر بلانے میں مجھے کوئی پریشانی ہوتی...... مگر بات کروں گا صاف صاف۔ بری لگے تو بتا دینا۔ پچھلی دعوتوں میں تم نے کھانے کا جو حیرت انگیز مظاہرہ کیا تھا، اس کے بعد میری ہمت نہ ہوئی کہ پھر ایسا کوئی خطرہ مول لوں۔ غضب خدا کا جیسے تم کھاتے ہو، ایسے تو کوئی بھٹی میں کوئلہ بھی نہیں جھونکتا ہوگا۔ ایک نوالہ حلق سے اترا نہیں کہ دوسرا ابھی منہ میں اور تیسرا ہاتھ میں تیار۔ اور یہ سلسلہ چلتا ہے تو رکنے کا نام ہی نہیں لیتا۔"

شیخ چلی کو ایسی کھری کھری سننے کی امید نہ تھی۔ پہلے تو وہ حیرت زدہ سے زین الدین کی باتیں سنتے رہے، پھر تلملا کر بولے:

"واہ میاں زین الدین واہ!...... تم نے دو ایک دفعہ کھانا کیا کھلا دیا جیسے ہماری سات پشتوں پر احسان کر دیا۔ نہ کرتے ہو دعوت تو نہ کرو، بلکہ اب تم بلاؤ گے بھی تو ہم آنے والے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نہیں...... مگر ہم یہ باتیں برداشت نہیں کر سکتے۔ تم کیا چاہتے تھے کہ ہم تمہارے ہاں دعوت میں آتے تو ایک لقمہ کھا کر دو رکعت نماز پڑھتے پھر دوسرا لقمہ لیتے۔ ارے میاں ایسے کھانے سے توبہ بھلی...... اور ایسی دوستی کو بھی دور سے سات سلام جس میں کھانا کھلا کر جتایا جاتا ہو۔ طعنے دیے جاتے ہوں۔ لو ہم چلے...... اور خبردار جو ہمیں آواز دی۔ روکنے کی کوشش کی۔

زین الدین نے دور جاتے شیخ چلی کو دیکھتے ہوئے سکون کی سانس لی۔ اسے توقع نہیں تھی کہ یہ بلا اتنی آسانی سے ٹل جائیگی۔

پھر شیخ چلی کو جس طرح اپنے آپ یہ بیماری لگی تھی، اسی طرح خود بخود ٹھیک بھی ہوگئی۔ ان کی اماں اور بیوی نے بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

☆☆☆☆☆

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
اماں بیٹے دو جانیں	(مراد) اماں اور بیٹے دو افراد
ہوکا	ہوس/ لالچ/ کھانے کی بہت زیادہ حرص
بسیار خوری	بہت زیادہ کھانے کی عادت
علیک سلیک	سلام دعا
جھونکنا	ڈالنا/ پھینکنا
پشتیں	نسلیں/ پیڑھیاں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ذرا بتلایئے تو!

*۔ شیخ چلی کیوں بہت زیادہ کھانے لگے تھے؟

*۔ شیخ چلی نے کھانے کے دوران کیا کہا کہ بیوی ناراض ہو کر چلی گئی؟

*۔ لوگ شیخ چلی کی دعوت کرنے سے کیوں گھبرانے لگے تھے؟

*۔ زین الدین نے شیخ چلی سے جان چھڑانے کے لئے کیا کیا؟

*۔ شیخ چلی کو جو بیماری ہوئی تھی وہ ٹھیک کیسے ہوئی؟

دیے گئے الفاظ میں سے صحیح لفظ چن کر خالی جگہ پر کیجئے!

☆ ایک روز اماں .... کے پاس گاؤں گئی ہوئی تھیں۔ (خالہ/ ماموں/ بہن)

☆ بیوی کے تن بدن میں .... لگ گئی۔ (آگ/ ہوا/ مرچ)

☆ شیخ چلی کی .... کی خبریں دور دور تک پہنچ گئی تھیں۔
(ہوا خوری/ بسیار خوری/ روزہ خوری)

☆ کیا ایک لقمہ کھا کر پہلے .... پڑھتے پھر دوسرا لقمہ لیتے۔
(دو رکعت نماز/ ناول/ اخبار)

☆ تم جیسے کھاتے ہو اس طرح تو کوئی بھٹی میں .... بھی نہیں جھونکتا۔
(پتھر/ کوئلہ/ چونا)

درج ذیل عنوانات پر مختصر کہانیاں لکھیئے:

*۔ میرا پیٹو دوست　　　*۔ مانو بلی کو ہو گیا ہوکا

*۔ کہانی ''شیخ چلی کو ہو گیا ہوکا'' مجھے کیوں اچھی لگی!

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شیخ چلی نے سیکھی انگریزی

پیارے بچو! ...... یہ اُن دنوں کی بات ہے جب انگریزوں نے ابھی ہندوستان پر قبضہ تو نہیں کیا تھا مگر تجارت کے بہانے اُن کی آمد و رفت خوب بڑھ گئی تھی۔

گورے چٹے، سنہری بالوں نیلی آنکھوں والے انگریز شیخ چلی کو بہت اچھے لگتے تھے۔ خاص طور پر جب وہ گِٹ پِٹ گِٹ پٹ انگریزی بولتے تو یہ شوق سے اُنہیں تکتے رہتے۔ ایسے وقت اُن کے دل میں خواہش ہوتی کہ کاش وہ بھی انگریزوں کی زبان بول اور سمجھ سکتے اور اُن سے بات چیت کر سکتے۔

اتفاق سے اُنہی دنوں اُن کی ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوگئی جو ایک انگریز تاجر کے گھر میں باورچی تھا اور ٹوٹی پھوٹی انگریزی بول اور سمجھ لیتا تھا۔ دراصل اُس کی یہی "خوبی" شیخ چلی کی دلچسپی کا باعث بنی تھی اور پھر وہ اس سے قریب ہوتے گئے۔ اُس کی بہت عزت کرتے، خاطر مدارات میں کوئی کسر نہ چھوڑتے۔ ایک روز اُنہوں نے اُس شخص سے انگریزی سیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ پہلے تو وہ اکڑتا، نخرے کرتا رہا۔ مگر شیخ چلی کے خوشامد درآمد کرنے پر راضی ہوگیا اور ایک لفظ Yes (ہاں) اُنہیں سکھا دیا۔ شیخ چلی پھولے نہ سمائے اور اتراتے پھرتے تھے کہ اُنہوں نے آخر کار انگریزی سیکھ لی۔ اگلے روز بازار گئے تو تہیہ کر کے نکلے کہ اب بات کریں گے تو بس انگریزی میں۔

سبزی کی دکان پر پہنچے، دکان دار نے پوچھا:

"کہو بھائی شیخ چلی، کیا چاہئے۔ آلو، گوبھی، مٹر!!!"

شیخ چلی بولے: "یس!"

دکان دار نے اُلجھن آمیز نظروں سے اُنہیں دیکھا۔ بولا:

www.iqbalkalmati.blogspot.com

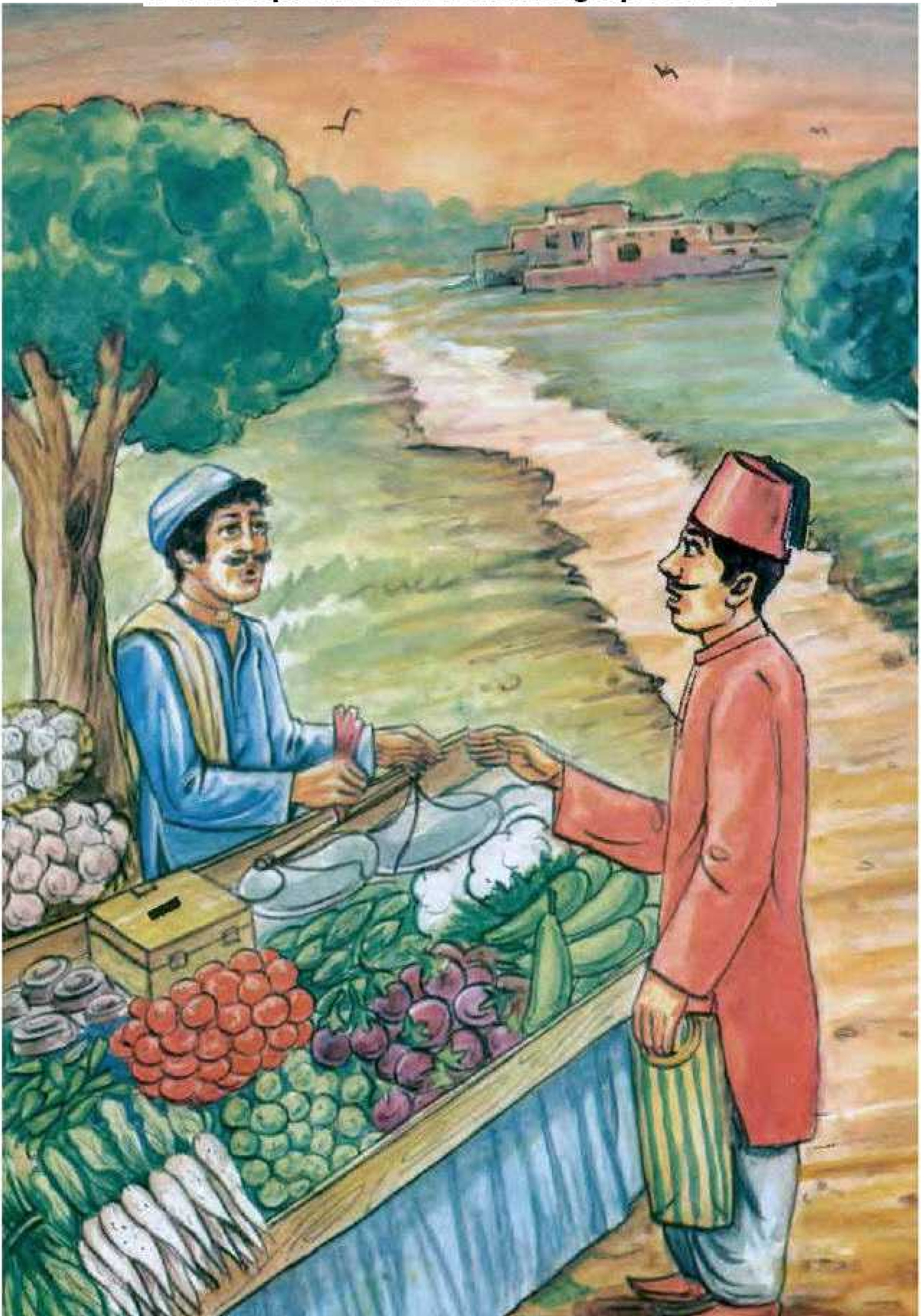

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"ہم سمجھے نہیں...... ایس ایس کیسے جاتے ہو...... اردو میں بولو......"

مگر شیخ چلی نے تو طے کر رکھا تھا کہ بس انگریزی بولیں گے...... اس لیے پھر بولے:

"یس۔"

دکان دار نے کچھ بڑبڑاتے ہوئے تینوں چیزیں ایک ایک سیر تولیں اور شیخ چلی کے حوالے کیں۔ شیخ چلی پیسے ادا کر کے آگے بڑھ گئے۔ کچھ دور گئے تھے کہ ایک موڑ مڑتے ہی دوسری طرف سے آتے انگریز سے ٹکرا گئے۔ اُس کے ہاتھ میں کچھ سامان تھا جو زمین پر گر گیا۔

"او احمق انسان!......" انگریز غصّے سے چلایا۔ "تجھے نظر نہیں آتا۔ کیا میں تیرے اس منحوس چہرے پر ایک مُکا رسید کروں کہ تجھے سب صاف صاف دکھائی دینے لگے......"

شیخ چلی مارے خوشی کے پھول گئے کہ ایک انگریز اُن سے انگریزی میں بات کر رہا ہے۔ "اسے بھی معلوم ہو گیا ہے کہ مجھے انگریزی آتی ہے۔" اُنہوں نے سوچا اور کچھ اور اکڑ گئے زور سے بولے: "یس!۔"

"یس!؟......" انگریز نے حیرت آمیز لہجے میں کہا۔ "تو یہ لو۔" اور ایک زوردار مُکا شیخ چلی کے مُنہ پر رسید کیا۔ شیخ چلی لڑکھڑاتے ہوئے سڑک کے کنارے بہتے گندے نالے میں جا گرے۔ سبزی کا تھیلا ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ سبزیاں بکھر گئیں جن سے ایک آوارہ گائے دعوت اُڑانے لگی۔ شیخ چلی نالے میں پڑے آنکھیں پٹ پٹا رہے تھے۔ انگریز بکتا جھکتا چلا گیا۔

شیخ چلی کیچڑ میں لتھڑے، خالی ہاتھ گھر پہنچے۔ امّاں چیخیں:

"ارے یہ کیا حالت بنا کر آ گیا کم بخت...... سودا کہاں ہے؟......"

"امّاں!...... ہماری حالت نہ دیکھو......" شیخ چلی اکڑ کر بولے...... "آج ہم نے وہ فر فر انگریزی بولی ہے کہ گورا صاحب بھی کھسیا گیا۔ لگا ہاتھا پائی کرنے۔ ہم نے جانے دیا کہ کون جاہلوں کے منہ لگے۔ امّاں خوش ہو جاؤ تمہارا بیٹا انگریز بابو بن گیا ہے انگریز بابو......"

"ارے بھاڑ میں گیا تو...... اور چولہے میں گیا انگریز بابو......" امّاں غصّے سے بولیں۔ "سودا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

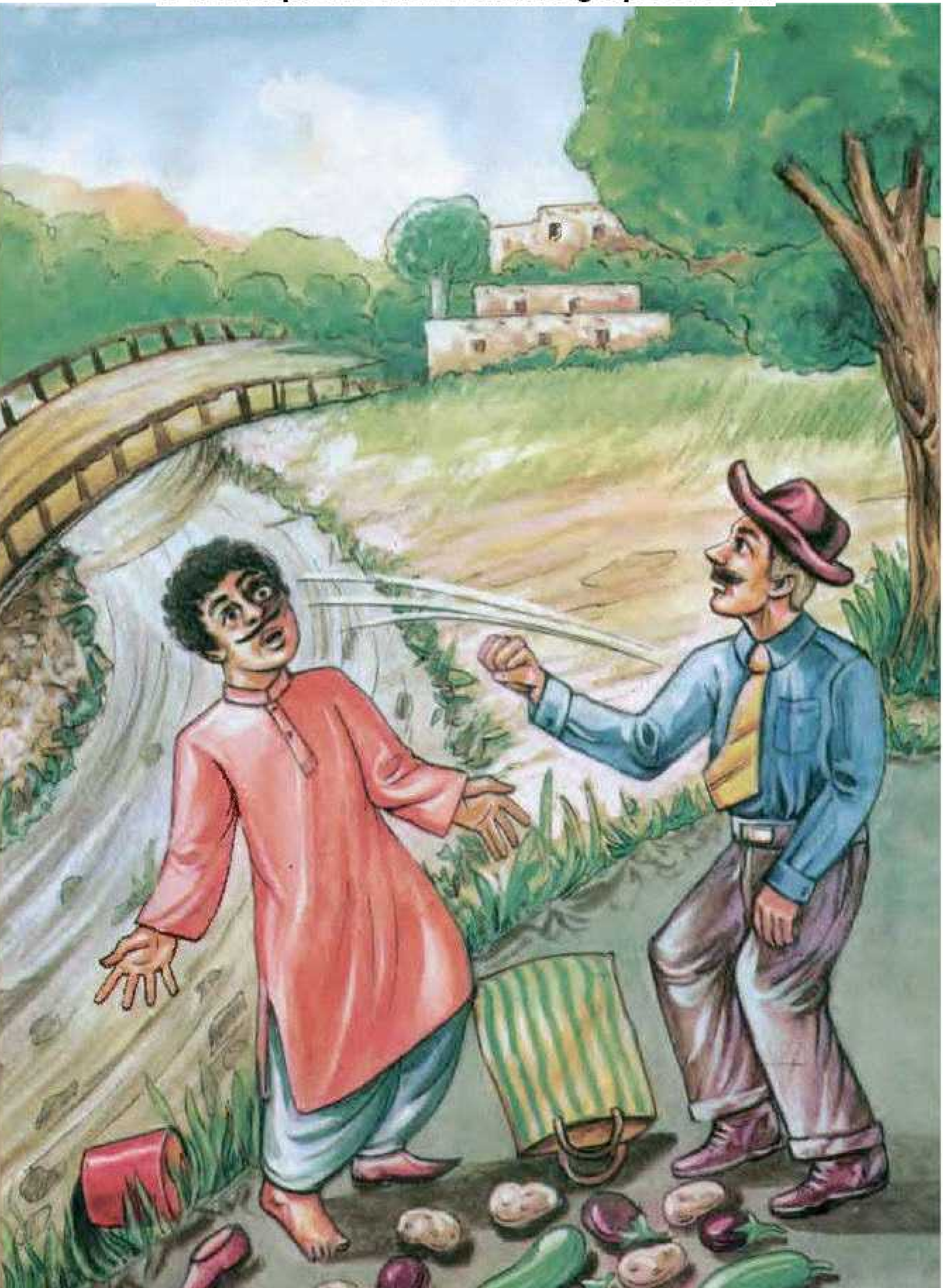

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غارت کر آیا اب انگریزی کھا کے پیٹ بھر لینا۔ میں اب کچھ نہیں پکانے والی۔"

اگلے روز شیخ چلی اُسی باورچی کے پاس پہنچے اور اپنا کارنامہ سنایا...... باورچی نے اُنہیں ایک اور لفظ No (نہیں) سکھا دیا۔ ایک دن شیخ چلی کہیں جا رہے تھے کہ اسی انگریز سے سامنا ہو گیا جس نے کچھ دنوں پہلے اُن کی درگت بنائی تھی۔ انگریز اُن کے قریب پہنچ کر بولا:

"خوب!...... تم وہی احمق ہو نا جس نے ایک روز میرے ہاتھ سے مار کھائی تھی۔ وہ مُکا تو تمہیں یاد ہو گا جس نے تمہیں سیدھا نالے میں پہنچا دیا تھا۔ کیوں...... یاد ہے ناں؟......"

انگریز اُن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے مضحکہ اُڑانے والے انداز میں کہہ رہا تھا۔ شیخ چلی اُس کی بات تو خاک نہ سمجھے، مُسکراتے ہوئے بولے۔ "نو......"

"نو!......" انگریز نے غصّے سے دہرایا۔ "اِس کا مطلب ہے تمہیں وہ مُکا یاد دلانا پڑے گا۔" اتنا کہہ کر ایک زوردار مکا شیخ چلی کے جڑ دیا۔ وہ لڑکھڑا کر دور سڑک پر جا گرے۔ سر چکرا گیا۔ آنکھوں کے سامنے پتنگے سے اڑنے لگے۔ مگر وہ برداشت کر گئے۔ مسکراتے ہوئے اُٹھے اور ڈگمگاتے قدموں سے چل دیے۔ اُنہیں خوشی تھی کہ وہ انگریزی میں ماہر ہوتے جا رہے ہیں۔

اگلے روز وہ پھر باورچی کے پاس پہنچ گئے۔ اُس نے اُنہیں ایک اور لفظ Excellent (بہت عمدہ/بہت خوب) سکھا دیا۔ باورچی کے پاس سے اُٹھ کر گھر جا رہے تھے، راستے میں کسی کی آواز پر اُن کے بڑھتے قدم رک گئے۔ یہ ایک دس گیارہ برس کا لڑکا تھا۔ اُس نے قریب آ کر کہا کہ سامنے والے ہوٹل میں ایک انگریز بیٹھا ہے جس نے اُنہیں وہاں بلوایا ہے۔

شیخ چلی ہوٹل پہنچے، سامنے وہی انگریز بیٹھا تھا جو دو مرتبہ اُن کی "خاطر تواضع" کر چکا تھا۔ بہت غم زدہ نظر آ رہا تھا۔ شیخ چلی کے قریب پہنچنے پر اُٹھ کھڑا ہوا اور اُنہیں گلے سے لگاتے ہوئے بولا:

"او میرے بھائی!...... میں نے تمہارے ساتھ بڑا ظلم کیا۔ تم کو مارا۔ اللہ کو یہ بات پسند نہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آئی۔ اُس نے مجھے اِس کی بہت بڑی سزا دے دی۔ بہت بڑی جسے برداشت کرنے کا حوصلہ میں خود میں نہیں پاتا۔" وہ قدرے رکا اور پھر بولا: "تم جاننا نہیں چاہو گے کہ اللہ نے مجھے کتنی بڑی سزا دی ہے!......تو سنو کل شب اُس نے مجھ سے میرا اکلوتا بیٹا چھین لیا ہے۔"

شیخ چلی کی سمجھ میں تو اُس کی بات نہیں آئی مگر کچھ ہی دیر پہلے سیکھے نئے لفظ کے استعمال کا سنہری موقع ہاتھ آ گیا تھا اُسے ضائع کیسے جانے دیتے۔ مُسکرا کر بولے:

"ایکسیلنٹ ......ایکسیلنٹ" انگریز نے جو آنکھوں میں بھر آنے والے آنسو رومال سے پونچھ رہا تھا چونک کر شیخ چلی کو دیکھا۔ وہ اب بھی مُسکرا رہے تھے۔ دوبارہ بولے:

ایکسیلنٹ ......ایکسیلنٹ۔"

انگریز کا چہرا غصّے سے سرخ ہو گیا...... "گندے آدمی!......" وہ چلایا۔ "میرا اکلوتا بیٹا مر گیا اور تو کہتا ہے، ایکسیلنٹ ......ایکسیلنٹ۔ میں نے بالکل ٹھیک کیا تھا جو تجھے مارا۔ تیرے جیسے لوگ اِسی قابل ہوتے ہیں......" پھر اُس نے شیخ چلی کی گردن دبوچی اور لگا پٹائی کرنے۔ ہوٹل میں موجود لوگوں نے بڑی مشکل سے چھڑوایا۔ شیخ چلی کئی روز تک گھر میں چوٹوں کی سنکائی کرواتے رہے۔ اُنہوں نے توبہ کر لی کہ اب کبھی انگریزی نہ بولیں گے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
سیر	تولنے کا پیمانہ۔ ایک کلو سے کچھ کم وزن کا باٹ جو کلو سے پہلے تک رائج تھا
آنکھیں پٹ پٹانا	تیزی سے پلکیں جھپکانا
گورا صاحب	انگریز
غارت	ضائع۔ تباہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شیخ چلی نے سیکھی انگریزی

ذرا بتلایئے

* ۔کس بہانے انگریزوں کی آمد ورفت بڑھ گئی تھی؟
* ۔گٹ پٹ انگریزی کے شوق نے اُن کے دل میں کیا جذبہ پیدا کر دیا اور کون سی خوبی شیخ چلی کو پسند آئی؟
* ۔انگریز کے باورچی نے اُن کو کون سے دو لفظ سکھا دیے؟
* ۔سبزی والا کیوں الجھن کا شکار ہوا؟
* ۔انگریز کے ایک مُکّے نے شیخ چلی کی کیا حالت کر دی؟
* ۔اماں نے اُن کی حالت دیکھ کر غصے سے کیا کہا؟
* ۔انگریزی میں ماہر ہونے کا دھوکا اُن کو کیوں کر ہوا؟
* ۔انگریز کیوں افسردہ ہوٹل میں بیٹھا تھا؟
* ۔کس حادثے کی وجہ سے شیخ چلی نے انگریزی سیکھنے سے توبہ کر لی؟

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شیخ چلی نے روزہ رکھا

آج پہلا روزہ تھا۔ سالن، روٹی، کباب، چاول، دودھ سویاں، دستر خوان پر طرح طرح کے کھانے موجود تھے اور شیخ چلی ایسے کھا رہے تھے جیسے آج کے بعد کبھی کھانے کو نہ ملے گا...... ایک نوالا حلق سے اترتا نہیں کہ دوسرا منہ میں اور تیسرا ہاتھ میں تیار..... ''امّاں!..... احتیاطاً ایک پراٹھا بھی تل دو، سارے دن کا روزہ ہے، کہیں بھوک نہ لگے۔'' شیخ چلی نے بڑا سا لقمہ چباتے میں غوں غاں کرتے ہوئے کہا۔

امّاں، جو آدھی رات سے اُٹھ کر اُن کے لیے سحری کا سامان کرنے میں ہلکان ہو چکی تھیں غصّے سے بولیں:

''اب مجھے بھی دو چار نوالے لے لینے دے۔ تو تو اب تک جتنا کھا چکا ہے اِس سے دن بھر تو کیا کسی بھلے آدمی کو مہینہ بھر بھوک نہ لگے۔ ایسے روزے کا بھلا کیا فائدہ!......''

''امّاں تم تو بس ناراض ہو جاتی ہو...... چلو نہ پکاؤ پراٹھا مگر کھانا کھا کے شربت تو بنا دو گی ناں!......'' شیخ چلی نے خوشامدانہ انداز اختیار کیا۔ مگر اس دوران ہاتھ رکے نہ منہ......

''دیکھ، ہوس میں ٹھونستا نہ چلا جا۔ طبیعت خراب ہو جائے گی۔ الٹی ہوگئی تو روزہ الگ جائے گا......'' اماں بولیں...... اُسی وقت ایک دھماکا ہوا۔

''یہ لو!...... گولا چھوٹ گیا...... تیرے چکروں میں ٹھیک سے کھا بھی نہ سکی...... خیر...... اللہ کا شکر ہے......'' اُنھوں نے کھانے سے ہاتھ روکتے ہوئے کہا۔

اُس زمانے میں آج کل کی طرح نہ گھر گھر گھڑیاں تھیں نہ بجلی لاؤڈ اسپیکر۔ سحری اور افطار کے وقت گولا داغا جاتا جس سے لوگوں کو وقت کا پتا چلتا تھا۔

''ہائیں اماں!...... کیا سحری کا وقت ختم ہو گیا...... ابھی تو میں نے کچھ کھایا بھی نہیں...... اور...... اور وہ شربت!!!...... '' شیخ چلی پریشانی سے بولے۔

''ارے بیٹا!...... گولا چھوٹ گیا۔ اب وقت نہیں کھانے پینے کا بس ہاتھ روک اور نیت کر...... نہیں تو روزہ نہیں ہوگا۔''

''امّاں!...... تم نہیں جانتیں۔ یہ گولا چھوڑنے والے خود کھا پی چکتے ہیں تو بس گولا چھوڑ دیتے ہیں۔ دیکھ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لو، ابھی گھپ اندھیرا ہے۔ آدھی رات کا وقت لگتا ہے۔ بنا دو نا شربت، ابھی سے گلا خشک ہو رہا ہے۔"

مسجد گھر سے قریب تھی۔ اذان کی آواز آئی تو شیخ چلی کو یقین آیا کہ سحری کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ تین چار آدمیوں کا کھانا حلق سے اتار لینے کے باوجود انہیں بھوکے رہ جانے کا غم تھا۔

نماز پڑھ کر گھر لوٹے۔ امّاں تلاوت کر رہی تھیں۔ خود بھی قریب چارپائی پر لیٹ گئے۔ پھر آنکھ کھلی تو ظہر کی اذان ہو رہی تھی۔ گھبرا کے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

"امّاں، اذان ہو رہی ہے۔ روزہ کھل گیا۔ جلدی سے افطاری لگاؤ۔ میں ابھی آیا ہاتھ منہ دھو کر......" وہ چلاتے ہوئے غسل خانے کی طرف دوڑے۔

امّاں قریب ہی دوسری چارپائی پر سو رہی تھیں۔ ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھیں۔

اسی وقت شیخ چلی منہ پر چھپاکے مارکے آگئے

"نگوڑ مارے!...... آنگن میں دھوپ پھیلی ہے اور تجھے افطار کا وقت دکھائی دیتا ہے۔ ہولا کر رکھ دیا...... ابھی ذرا آنکھ جھپکی تھی۔"

"ارے ہاں!......" شیخ چلی نے سر کھجاتے ہوئے سوچنے کے انداز میں کہا...... "ابھی تو دھوپ پھیلی ہے، مگر ہونا افطار کا وقت ہی چاہیے۔ گلا سوکھا جا رہا ہے ہمارا...... بھوک بھی لگی ہے۔"

اماں نے سر پیٹ لیا۔ بولیں:

"ایسا روزہ کب کوئی رکھتا ہوگا...... پہلے ہی کہہ رہی تھی کہ پچھلے رمضانوں کی طرح روزے رکھنا ہیں تو رہنے ہی دے مگر نہ مانا...... اب توبہ میری جو کبھی سحری میں اُٹھاؤں تجھے......"

ڈانٹ پڑنے پر شیخ چلی کے دماغ کچھ ٹھکانے آئے۔ آہستہ سے بولے:

"اچھا اماں...... میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں......" امّاں کچھ بڑبڑا کر رہ گئیں...... پھر انہوں نے بھی نماز کی تیاری شروع کر دی۔ اور ابھی نماز پڑھ رہی تھیں کہ باہر شور سنائی دیا۔ پھر دروازہ دھڑ دھڑایا جانے لگا۔ سلام پھیر کر دروازہ کھولا۔ شیخ چلی کے دو دوست انہیں سہارا دیے کھڑے تھے۔

"کیا بات ہے۔ خیریت تو ہے۔ کیا ہوا ہے میرے لعل کو۔" انہوں نے گھبرا کر پوچھا:

"خالہ!...... یہ مسجد میں اچانک گر گیا۔" دوستوں میں سے ایک نے جواب دیا اور اندر آ کر شیخ چلی کو چارپائی پر لٹا دیا۔ دوسرے نے مزید بتایا۔

"خالہ!...... نماز کے بعد شیخ چلی مولوی صاحب کے پاس گیا اور بولا" پوچھا خاصا اب تک روزہ کھل گیا ہوتا مگر آپ نے مغرب کے وقت ظہر کی اذان دے دی۔ ہمارا تو بھوک پیاس سے برا حال ہو رہا ہے۔"

www.iqbalkalmati.blogspot.com

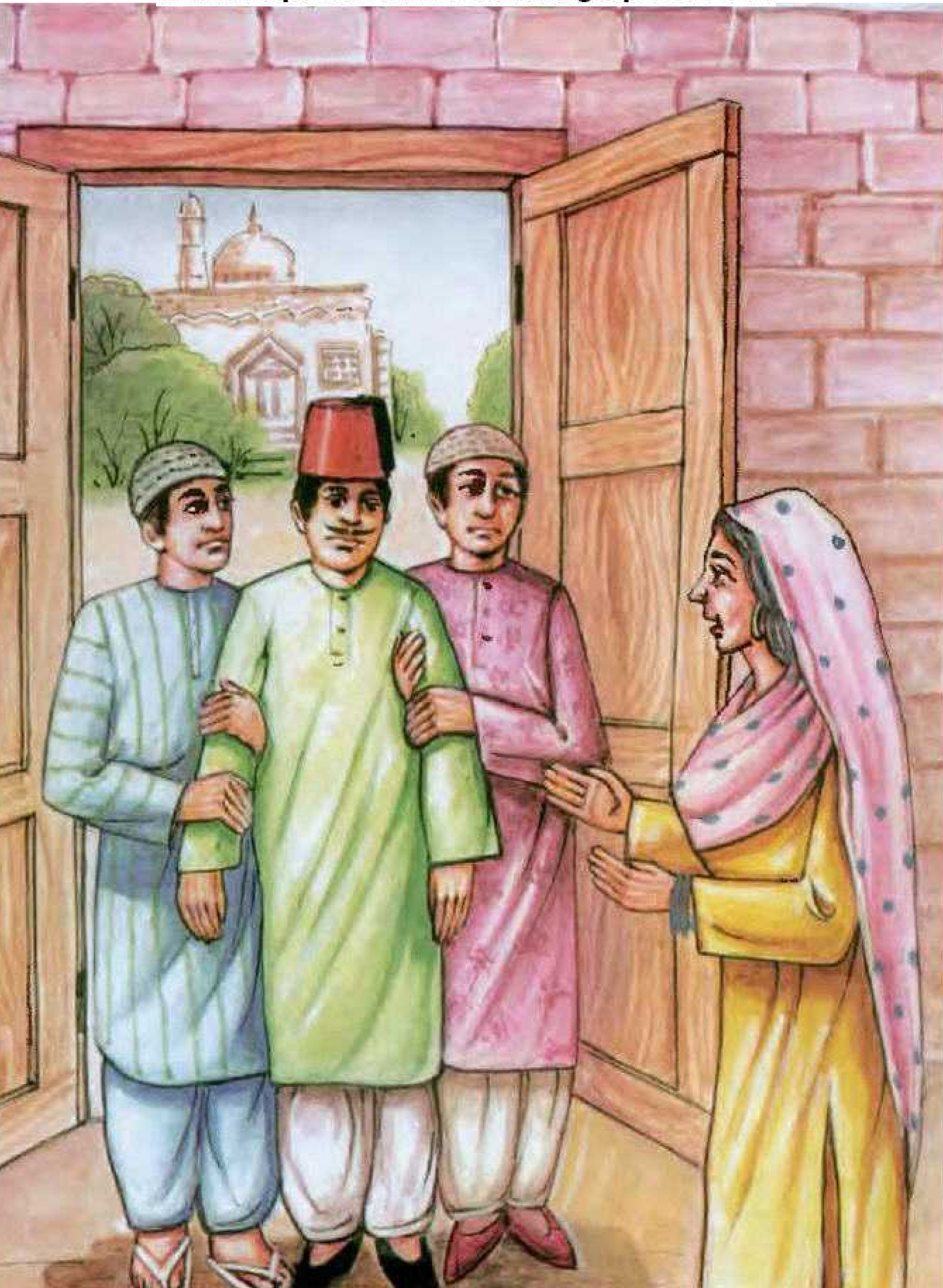

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مولوی صاحب نے ڈانٹا کہ ہمیشہ بے وقوفی کی بات کرتا ہے۔ بھری دوپہر میں اِسے مغرب کا وقت دکھائی دیتا ہے۔ ارے احمق!...... ابھی تو مغرب میں پورے چھ گھنٹے ہیں چھ۔''

''چھ گھنٹے...... مغرب...... یعنی روزہ کھلنے میں؟!......'' شیخ چلی نے دھیمی آواز میں کہا اور بس چکرا کر گر گیا۔ امّاں نے منہ پر چھینٹے مارے۔ تلووں کی مالش کی۔ کچھ دیر بعد شیخ چلی نے آنکھ کھولی۔

''پپ...... پانی...... امّاں...... پانی۔'' اُنہوں نے کمزور آواز میں کہا۔

میرے لعل روزہ ہے تیرا...... کیسے دیدوں پانی۔ ہمت سے کام لے اب تھوڑی ہی دیر کی بات ہے...... پھر پانی کیا شربت دوں گی اپنے چاند کو۔''

شش...... شربت......'' شیخ چلی ہونٹوں پر زبان پھیرتے اُٹھ بیٹھے......'' مم۔ مگر...... ابھی...... تو چھ گھنٹے ہیں۔'' وہ بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ چارپائی پر اوندھے گئے۔

جیسے تیسے کچھ اور وقت گزرا...... اماں پنکھا جھلتے جھلتے خود سوگئی تھیں۔ شیخ چلی کو خیال آیا، امّاں کا روزہ ہے، بے چاری میری وجہ سے پریشان بھی بہت ہوئی ہیں...... کیوں نہ افطاری خود تیار کی جائے۔ امّاں افطار کے وقت سب چیزیں تیار پائیں گی تو کتنی خوش ہوں گی۔ وہ باورچی خانے میں جا گھسے، تسلے میں بیسن نکالا اور لوٹا بھر پانی اُس میں ڈال دیا۔

''اوہ! یہ تو بہت پتلا ہو گیا۔'' اُنہوں نے بیسن گھولتے ہوئے سوچا...... اور کچھ اور بیسن تسلے میں ڈال دیا۔ اب بیسن بہت گاڑھا محسوس ہوا تو اُس میں پھر لوٹا بھر پانی ڈال دیا۔ یوں امّاں نے جو پورے رمضان کے لیے بیسن منگوا کر رکھا تھا اُنہوں نے ایک ہی وقت میں گھول کر رکھ دیا۔ پھر چولہے میں آگ جلائی۔ اور کڑھائی چڑھا کر تیل کا پورا ڈبا اُس میں اونڈھا دیا۔ تیل چھلک کر چولہے میں گرا اور ایک زبردست شعلہ بھڑکا۔ شیخ چلی نے زوردار چیخ ماری اور ڈبا کڑھائی میں ہی چھوڑ بھاگ نکلے۔ بھاگتے میں پاؤں بیسن بھرے تسلے سے ٹکرایا جس سے وہ الٹ گیا۔ خود برتنوں کی الماری سے ٹکرائے۔ برتنوں کے گرنے سے زوردار شور ہوا۔

''ارے اب کیا کر بیٹھا۔'' امّاں چلائیں۔ ''دم بھر کو چین نہیں ہے اس لڑکے کی وجہ سے۔'' وہ بڑبڑاتی ہوئی باورچی خانے کی طرف آئیں۔ سامنے شیخ چلی کھڑے خوفزدہ نظروں سے باورچی خانے میں بھڑکتی آگ کو دیکھ رہے تھے۔

''ارے بدنصیب یہ کیا کر دیا۔''......... ''اور اب کھڑا منہ کیا دیکھ رہا ہے۔ جلدی پانی لا، آگ پر ڈال نہیں تو سارا گھر راکھ ہو جائے گا۔'' اماں چیخ کر بولیں...... اور ساتھ ہی خود بھی پانی لینے دوڑیں۔

شور سن کر ہمسائے بھی آ گئے اور سب نے مل کر آگ بجھا دی مگر اتنی دیر میں باورچی خانہ جل کر خاکستر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزید کتب پڑھنے کے لیے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہو چکا تھا۔

باورچی خانہ رہا تھا نہ کھانا پکانے کا سامان۔ افطاری ہمسایوں نے بھجوائی۔ روزہ کھلنے کا وقت قریب تھا۔ شیخ چلی اور اُن کی امّاں دسترخوان پر بیٹھے تھے، امّاں دعا مانگ رہی تھیں اور شیخ چلی بے چینی سے پہلو بدل رہے تھے۔ بالآخر رہا نہ گیا بولے:

"کب کھلے گا روزہ...... اِتنی دیر ہوگئی۔ سحری میں تو بڑی جلدی ہوتی ہے گولا چھوڑنے والوں کو......"

امّاں نے دعا مانگتے مانگتے گھور کر دیکھا...... وہ خاموش ہوگئے...... کچھ دیر بعد پھر بڑبڑائے:

"اذان بھی نہیں ہورہی...... مولوی صاحب خود کھانے پینے میں لگے ہوں گے۔ اُنہیں کیا فکر کوئی بھوک پیاس سے مرتا ہے تو بے شک مرجائے۔"

امّاں کو غصہ تو بہت آیا مگر صبر سے کام لیتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولیں:

"ارے بیٹا!...... یہ قبولیتِ دعا کا وقت ہے۔ اللہ سے اپنے اور سب کے لیے خیر مانگ...... روزہ تو اپنے وقت پر ہی کھلے گا۔ یا تیرے لیے وقت سے پہلے ہی گولا چھوڑ دیا جائے اور اذان دے دی جائے۔"

"واہ امّاں!...... یہ بھی خوب رہی۔ پہلے تو دھوپ کا بہانہ تھا کہ مغرب کی اذان دھوپ میں کیسے ہوسکتی ہے اب دھوپ کا نام نشان نہیں، پھر بھی اذان ہوتی ہے نہ گولا چھٹتا ہے...... اور اوپر سے تم بھی کہہ رہی ہو ابھی وقت نہیں ہوا۔"

شیخ چلی کے لہجے میں ہلکی سی ناراضگی تھی...... امّاں نے گہری سانس بھر کر بے چارگی سے اُنہیں دیکھا۔ اس جہالت کا کوئی جواب اُن کے پاس نہ تھا۔ خاموش رہیں۔

پھر چند ہی لمحے بعد گولا چھوڑے جانے کا دھماکا ہوا۔ شیخ چلی بھی توپ سے نکلے گولے کی طرح دسترخوان پر گرے تھے اور اُس وقت تک نہ اُٹھے جب تک کھانے کی ہر چیز کا ایک ایک دانہ اور پینے کی ہر شے کا قطرہ قطرہ نہ صاف ہوگیا۔ بعد میں بھی وہ ہر روز روزہ رکھنے کی ضد کرتے مگر امّاں نے تہیہ کرلیا تھا کہ وہ اُنہیں سحری میں کبھی نہ اُٹھائیں گی اور نہ ہی اُنہوں نے اُٹھایا۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ہلکان	تھکا ہوا	خاکستر	راکھ
نگوڑ مارا	بدنصیب۔ بدبخت	تہیہ	ارادہ۔ عزم
ہولنا	ڈرنا۔ خوفزدہ ہونا۔ دہلنا		

شیخ چلی نے روزہ رکھا

***۔ شیخ چلی نے پہلے روزے میں کون کون سی چیزیں کھائیں؟

***۔ اماں نے اُن پر کیوں غصہ کیا؟

***۔ گھڑیاں اور لاؤڈ اسپیکر نہ ہونے کی وجہ سے سحری اور افطاری کا وقت کیسے معلوم ہوتا تھا؟

***۔ ظہر کی اذان ہوتے ہی وہ کیا سمجھے کہ کون سا وقت ہوگیا۔

***۔ شیخ چلی کا دماغ کس نے اور کیوں ٹھکانے لگایا؟

***۔ روزے رکھنے کے بعد اُن کی حالت کیوں خراب ہوگئی؟

***۔ افطاری کی تیاری سے شیخ چلی کی اماں کو کن سے نقصانات کا سامنا کرنا پڑا؟

***۔ اپنے بیٹے سے کیا کہا کہ یہ کون سا وقت ہے؟

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خیالی گھڑا

شیخ چلی کو وہم ہو گیا تھا کہ اُن کے سر پر مٹی کا گھڑا رکھا ہے۔ اِس خیالی گھڑے کو ہر وقت دونوں ہاتھوں سے سنبھالے اور ٹوٹنے سے بچانے کی فکر میں رہتے تھے۔ کمرے یا گھر کے دروازے سے نکلتے تو بڑی احتیاط برتتے۔ گھٹنوں کو خم دے کر آہستہ آہستہ چلتے کہ کہیں گھڑا چوکھٹ سے ٹکرا کر ٹوٹ نہ جائے۔ راستہ چلتے تو پھونک پھونک کر قدم رکھتے کہ کسی کا دھکا یا خود انہیں ٹھوکر نہ لگ جائے اور گھڑا زمین پر آرہے۔ شیخ چلی کی اس بیماری سے اُن کی امّاں بہت پریشان تھیں۔ لاکھ سمجھاتیں کہ کوئی گھڑا وڑا نہیں ہے تیرے سر پر مگر شیخ چلی نہ مانتے:

''ہے کیوں نہیں۔ بوجھ سے ہماری گردن ٹوٹی جاتی ہے اور تم کہتی ہو گھڑا سر پر نہیں ہے۔ امّاں اپنی آنکھوں کا علاج کرواؤ جو اتنا بڑا گھڑا ابھی نہیں دیکھ سکتیں......'' وہ چیخ اُٹھتے۔

بس کھانا کھاتے اور سوتے وقت وہ خیالی گھڑا اُتار کر قریب رکھ لیتے۔ ورنہ ہر وقت ہر جگہ سر پر ہی اُٹھائے پھرا کرتے۔ ایک روز بازار جانے کو گھر سے نکلے۔ گلی کا موڑ مڑ کر سڑک پر آئے تھے کہ ایک نوجوان تانگے والا، تانگا بھگاتا گزرا۔ ٹکر ہوتے ہوتے بچی تھی۔ شیخ چلی لڑکھڑا گئے اور خیالی گھڑے کو مضبوطی سے سر پر جماتے ہوئے چلائے:

''ارے بدبخت!...... کیا تیری ساس کی بارات نکلی جارہی ہے کہ دیوانوں کی طرح تانگا بھگائے چلا جارہا ہے۔ ابھی ہمارا گھڑا گر کر پھوٹ جاتا۔''

تانگے والا تو کیا سنتا وہ تو اتنی دیر میں کہیں کا کہیں نکل گیا تھا۔ قریب ہی ایک شریر لڑکا کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ حیرت سے بولا:

''گھڑا؟...........کون سا گھڑا پھوٹ جاتا؟''

شیخ چلی نے غصے سے لڑکے کو گھورا اور بُرا سا منہ بنا کر بولے:

''یہی جو ہمارے سر پر دھرا ہے اور کون سا...... اِتنا بڑا گھڑا دکھائی نہیں دیتا...... آنکھیں ہیں یا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

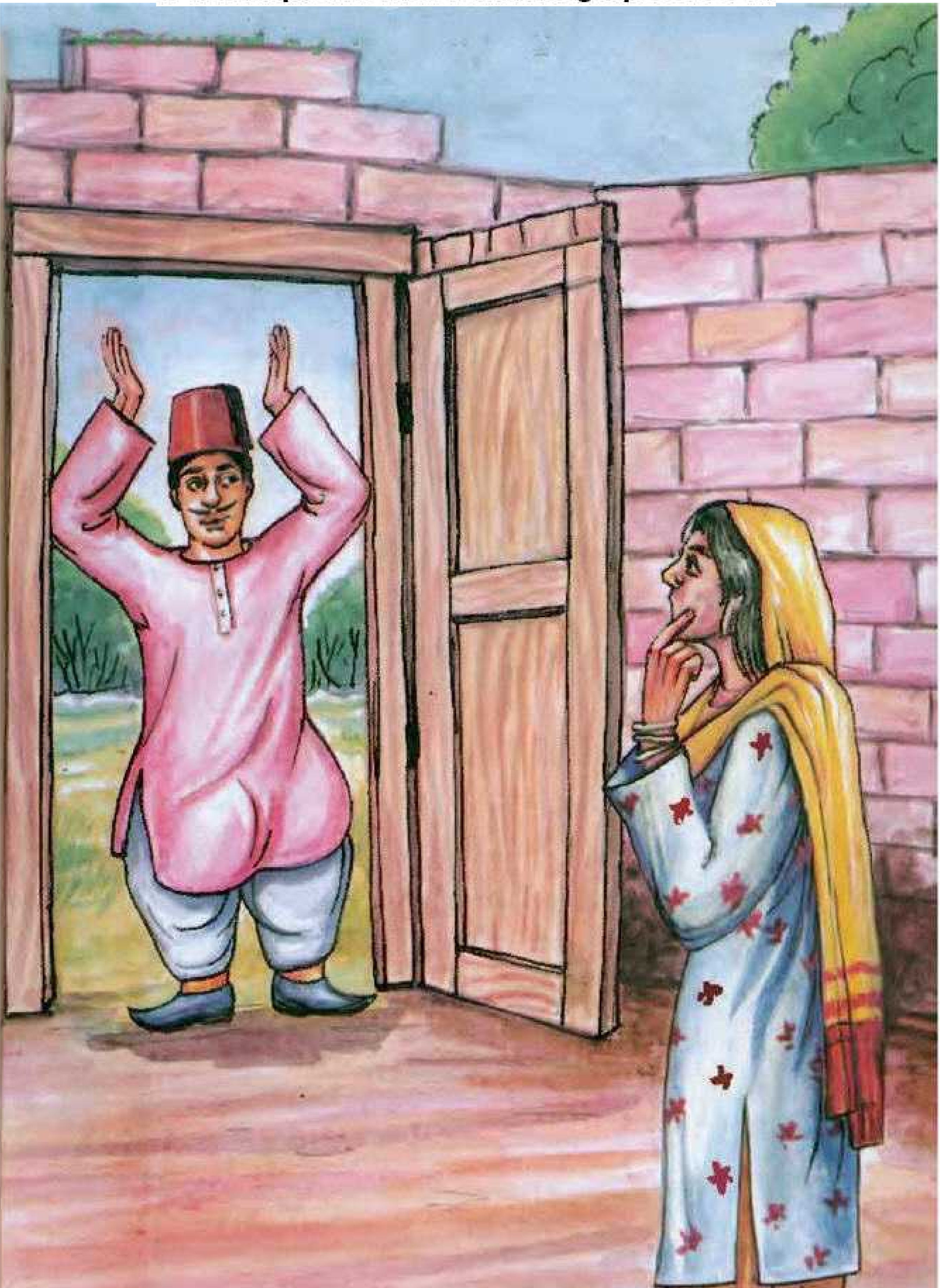

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بٹن!......"

لڑکا سمجھ گیا یہ کوئی پاگل ہے۔ اُس کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ پھیل گئی۔

اِس دوران کچھ اور لڑکے بھی وہاں آ گئے تھے، سب شیخ چلی کے پیچھے لگ گئے۔

"توڑ دو توڑ دو اِس کا گھڑا توڑ دو......" وہ نعرے لگاتے اُن پر پتھر پھینکنے لگے۔ شیخ چلی کی حالت دیکھنے والی تھی۔ دونوں ہاتھوں سے خیالی گھڑا سنبھالے پتھروں سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ گھڑے کے گر جانے کا خوف اُنہیں بھاگنے بھی نہ دیتا تھا۔

کچھ لوگوں نے ڈانٹ ڈپٹ کر لڑکوں کو بھگایا۔ شیخ چلی بجائے بازار جانے کے ہانپتے کانپتے گھر لوٹ گئے۔ "گھڑا" سر سے اُتار کر احتیاط سے ایک طرف رکھا اور نڈھال سے چارپائی پر گر پڑے۔ اُن کی امّاں پریشان ہو کر دوڑی آئیں۔

"کیا ہوا میرے بچّے! طبیعت تو ٹھیک ہے تیری۔" اُنھوں نے شیخ چلی کی پیشانی پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

"ارے امّاں!...... نہ پوچھو کیا ہوا۔" شیخ چلی روہانسی آواز میں بولے۔ "نجانے ساری دنیا ہمارے گھڑے کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہے۔ آج تو اُن شیطان کے چیلوں نے پھوڑ ہی ڈالا تھا اگر کچھ بھلے لوگ اُنہیں بھگا نہ دیتے۔"

اُسی وقت شیخ چلی کی خالہ گھر میں داخل ہوئیں۔ شیخ چلی کی حالت دیکھ کر وہ بھی پریشان ہو گئیں۔ ماجرا سُن کر شیخ چلی کی امّاں سے بولیں:

"اے باجی!...... مجھے لگتا ہے سایہ ہو گیا ہے اِس پر...... کسی مولوی کو دکھاؤ۔" پھر کچھ سوچنے کے بعد کہا "ہمارے محلے میں ایک حکیم جی ہیں...... بڑے اللہ والے۔ بہت شفا ہے اُن کے ہاتھ میں...... روحانی علاج بھی کرتے ہیں۔ اُنہی کے پاس چلو!۔"

اگلے روز دونوں بہنوں نے شیخ چلی سے حکیم کے پاس چلنے کو کہا تو وہ پھیل گئے کہ ہم تو نہیں جائیں گے۔ دونوں بہنوں نے سمجھایا تو بولے:

"کیوں جائیں ہم حکیم کے پاس...... نہ بخار...... نہ کھانسی نہ کچھ اور...... تم لوگوں کو کوئی بیماری ہے تو تم چلی جاؤ...... ہمیں کیوں لے جا رہی ہو......"

www.iqbalkalmati.blogspot.com

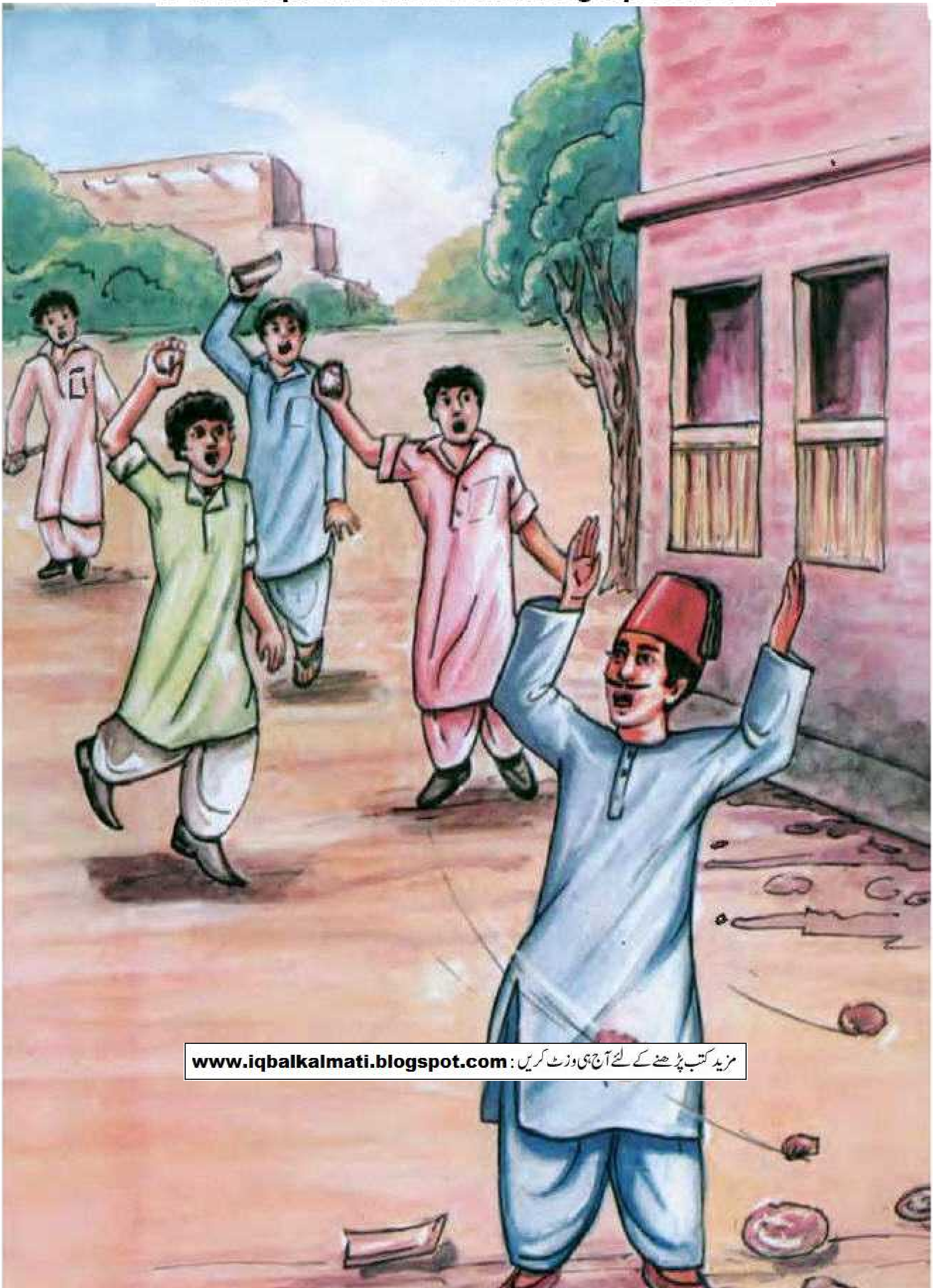

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دونوں نے بہت منت سماجت کی تو بالآخر راضی ہو گئے۔

حکیم صاحب نے پورا حال سُنا۔ اُن کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی...... شیخ چلی کی ماں سے بولے:

"تو آپ کے خیال میں آپ کے بیٹے کو وہم ہے کہ اس کے سر پر کوئی گھڑا رکھا ہے!......"

"جی حکیم جی!......" اماں نے جواب دیا۔ "اور اس وہم سے یہ خود ہی نہیں...... ہم سب بھی بہت پریشان ہیں...... اور ہماری یہ بہن تو کہتی ہیں کہ اس پر کوئی سایہ ہو گیا ہے۔ اللہ کے واسطے کچھ کیجیے!......"

"مگر بہن!......" حکیم صاحب کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔ "ہمارا خیال یہ ہے کہ وہم آپ کے بیٹے کو نہیں خود آپ کو ہو گیا ہے کہ اس کے سر پر کوئی گھڑا موجود نہیں ہے...... گھڑا تو واقعی رکھا ہوا ہے اِس کے سر پر۔"

حکیم صاحب کی بات سے شیخ چلی کی اماں اور خالہ پر تو حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے مگر شیخ چلی خوشی سے اُچھل پڑے اور فوراً ہی خیالی گھڑے کو دونوں ہاتھوں سے سنبھالتے ہوئے بولے:

"دیکھا!...... ہم نہ کہتے تھے ...... ہمیں کوئی وہم نہیں ہے۔ تم لوگوں کی بینائی کمزور ہو گئی ہے۔ اب تو حکیم جی نے بھی کہہ دیا...... بولو...... اب کیا کہتی ہو!؟......"

دونوں بہنوں کو تو جیسے سکتہ ہو گیا تھا، وہ کیا کہتیں۔ حکیم صاحب نے شیخ چلی کو اگلے روز شام کو اکیلے آنے کو کہا اور جب یہ لوگ چلے گئے تو اپنے ملازمین کو بلا کر کچھ ہدایات دیں۔ انہوں نے کہا: کل شام سامنے والے نیم کے درخت کے نیچے دو کرسیاں لگا دی جائیں۔ پھر ایک ملازم کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ ایک خالی گھڑا لے کر درخت پر بیٹھ جائے اور دوسرے کو ذمہ داری سونپی کہ وہ ایک ڈنڈا لے کر درخت کی آڑ میں کھڑا رہے اور شیخ چلی سے گفتگو کے دوران جب وہ اشارہ کریں تو دبے پاؤں آ کر شیخ چلی کے سر سے کچھ اوپر اس طرح ڈنڈا گھمائے گویا اُن کے سر پر دھرے گھڑے کو نشانہ بنایا ہو۔ اسی وقت درخت پر بیٹھا ملازم گھڑا نیچے پھینک دے۔

اگلے روز شام کو شیخ چلی مطب پہنچ گئے۔ حکیم صاحب واحد آدمی تھے جنہوں نے شیخ چلی کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

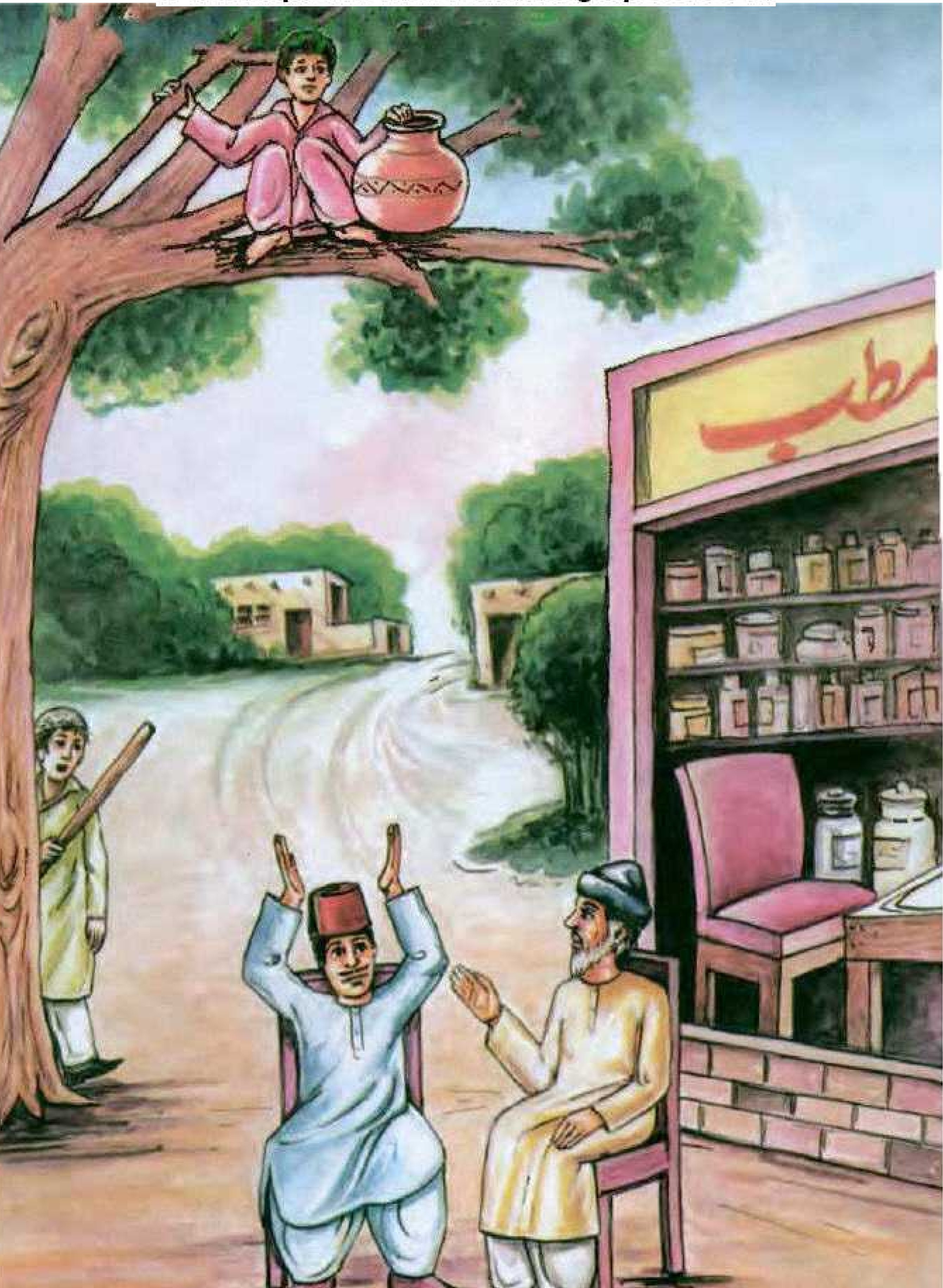

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سر پر گھڑے کی تصدیق کی تھی اس لیے وہ حکیم صاحب سے بہت خوش تھے۔

حکیم صاحب اُنہیں ساتھ لے کر درخت کے نیچے کرسیوں پر جا بیٹھے۔ باتوں کے دوران اشارہ کرنے پر درخت کی آڑ میں چھپے ملازم نے شیخ چلی کے پیچھے پہنچ کر اُن کے سر کے اوپر ہوا میں ڈنڈا گھمایا۔ اِسی وقت درخت پر بیٹھے ملازم نے گھڑا نیچے پھینک دیا جو گرتے ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

''ارے!...... یہ کیا!!...... '' حکیم صاحب نے گھبرا جانے کی اداکاری کی میرے معزز مہمان کا گھڑا پھوڑ ڈالا۔ ٹھہر تو جا بدمعاش...... '' وہ چیختے ہوئے کرسی سے اُٹھے مگر ڈنڈے سے وار کرنے والا ملازم اِتنی دیر میں نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔

''بھاگ گیا بدبخت...... ہاتھ آ جاتا تو...... '' حکیم صاحب دو چار قدم دوڑنے کے بعد رک کر بڑبڑائے اور واپس شیخ چلی کے پاس آئے جو حیران پریشان یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے۔

''آپ کو کوئی چوٹ تو نہیں آئی!...... '' حکیم صاحب نے شیخ چلی کے کاندھے پر ہمدردی سے ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

''نن...... نہیں...... ہم بالکل ٹھیک ہیں۔'' شیخ چلی نے چونک کر جواب دیا۔

''مگر افسوس...... آپ کا گھڑا پھوٹ گیا۔ نجانے کون بدمعاش تھا وہ...... '' حکیم صاحب نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

''جج...... جی ہاں...... پپ...... پتا نہیں کون تھا...... '' شیخ چلی نے کہا...... اور گہری سوچ میں ڈوب گئے۔ پھر ایک ٹھنڈی سانس بھر کر بولے:

''چلیے اچھا ہی ہوا...... ہر وقت سنبھالنا پڑتا تھا۔ جان چھوٹی۔''

حکیم صاحب، مسکراتی نظروں سے اُنہیں دیکھ رہے تھے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
خم	موڑ
چوکھٹ	دروازہ کا فریم جس میں اس کے پٹ جڑے ہوتے ہیں
بدبخت	بدقسمت۔ بدنصیب
نڈھال	تھکا ہوا۔ پژمردہ
سایہ ہوجانا	کوئی اوپری اثر ہوجانا۔ روحانی بیماری ہوجانا
حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹنا	(محاورہ) بہت زیادہ حیرت ہونا

ذرا بتلایئے تو!

★۔ شیخ چلی کو کس بات کا وہم ہوگیا تھا؟ اور اِس سلسلے میں وہ کیا احتیاط کرتے تھے؟
★۔ شیخ چلی تانگے والے پر کیوں ناراض ہوئے؟
★۔ اماں اُن کی پریشانی دیکھ کر کیا بولی تھیں؟
★۔ حکیم صاحب نے دونوں بہنوں کو کیا کہا اور شیخ چلی کیوں خوش ہوئے؟
★۔ حکیم صاحب نے اپنے ملازمین کو کیا ہدایات دیں؟
★۔ مٹکا ٹوٹنے پر شیخ چلی نے کیا کیا؟

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شیخ چلی نے کھچڑی کھائی

شیخ چلی شادی کے بعد پہلی بار سسرال گئے تھے۔ خوب آؤ بھگت ہوئی۔ طرح طرح کے مزیدار کھانے پکائے جاتے اور شیخ چلی سیر ہو کر کھاتے۔ ایک روز ساس سے کہا:

''امّاں!...... مرغن کھانے کھا کھا کر جی بھر گیا۔ آج کوئی سادہ کھانا پکائیے۔''

ساس نے کھچڑی پکائی۔ شیخ چلی نے کھچڑی پہلی بار کھائی تھی۔ بہت پسند آئی۔ اگلے روز انہیں گھر واپس جانا تھا۔ چلتے وقت ساس سے نام پوچھا کہ گھر جا کر بیوی سے پکوائیں گے۔

پرانے وقتوں میں آج کی طرح سواریاں افراط نہ تھیں، اکثر لوگ دور دراز کا سفر بھی پیدل طے کرتے تھے۔ شیخ چلی کا گھر بھی سسرال سے بہت دور تھا مگر پیدل ہی جانا تھا یہ سوچ کر کہ کھانے کا نام بھول نہ جائیں اُنہوں نے رٹنا شروع کر دیا:

کھچڑی...... کھچڑی...... کھچڑی......

کسی لفظ کو تسلسل کے ساتھ کثرت سے کہا جائے تو تلفظ بدل کر کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے، شیخ چلی کے ساتھ بھی یہی ہوا..... کھچڑی بگڑ کر کھاچڑی ہو گیا۔

وہ کھاچڑی کھاچڑی کی گردان کرتے چلے جا رہے تھے کہ اُن کا گزر ایک کھیت کے قریب سے ہوا جہاں باجرے کی تیار فصل پر چڑیوں نے ہلا بول رکھا تھا اور کھیت کا مالک کسان اُنہیں اُڑا اُڑا کر ہلکان ہوا جا رہا تھا۔ اُس نے دیکھا کہ ایک شخص کھاچڑی کھاچڑی کہتا چلا آ رہا ہے۔ سخت غصہ آیا کہ میں تو چڑیوں کو اُڑا اُڑا کر پریشان ہو گیا ہوں اور یہ بدبخت اُنہیں ہُشکارا دے رہا ہے کہ کھاچڑی کھاچڑی۔

شیخ چلی قریب آ پہنچے تھے۔ کسان نے جھپٹ کر اُن کی گردن دبوچی اور پٹائی شروع کر دی۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شیخ چلی اس افتاد سے گھبرا گئے اور چلائے:

''ارے..... ارے..... بھائی..... کیوں مارتے ہو مجھے ۔ کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا..... !!.....''

کسان نے پیٹھ پر ایک زور کا دھپ رسید کرتے ہوئے کہا:

''اچھا!..... تو اب تیرا قصور بھی بتانا پڑے گا..... میں صبح سے ان نامراد چڑیوں کو اُڑا اُڑا کر مرا جا رہا ہوں، جو میری مہینوں کی محنت سے تیار فصل برباد کر دینے پر تلی ہوئی ہیں اور تو اُنہیں ہشکار ادے رہا ہے..... کھا چڑی..... کھا چڑی.....''

شیخ چلی نے کہا: ''بھائی!..... تم غلط سمجھے ہو۔ میرا تم سے کیا لینا دینا..... میں تو وہ کہہ رہا تھا جو میری ساس نے مجھے بتایا ہے۔''

''غلط بتایا ہے تمہاری ساس نے۔'' کسان نے گرج کر کہا۔

''تو پھر صحیح کیا ہے..... تمہیں معلوم ہے تو تم بتا دو..... شاید میں بھول گیا ہوں۔''

''صحیح ہے۔ اڑ چڑی۔'' کسان نے کہا۔ ''اب تم کہو گے اڑ چڑی..... اڑ چڑی.....''

شیخ چلی گردن مسلتے اُڑ چڑی..... اُڑ چڑی..... کہتے چل پڑے..... راستے میں ایک ندی پڑی جہاں رک کر انہوں نے پانی پیا۔ ایک درخت کے سایے میں کچھ دیر سُستائے اور پھر جھوم جھوم کے۔ ''اُڑ چڑی..... اُڑ چڑی'' کہتے چل دیے..... اُن کا گزر ایک ایسے مقام سے ہوا جہاں ایک شکاری چڑیاں پکڑنے کے لیے پھندے لگائے بیٹھا تھا۔ صبح سے دوپہر اور اب سہ پہر ہونے والی تھی مگر ایک چڑیا بھی نہ پھنسی تھی۔ وہ سخت بیزار تھا۔ اچانک اُس کے کانوں میں ایک آواز آئی۔ چونک کر دیکھا سامنے ایک شخص کچھ کہتا چلا آ رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ قریب آ گیا شکاری کو اُس کی آواز اب صاف سنائی دے رہی تھی وہ کہہ رہا تھا۔ اُڑ چڑی..... اڑ چڑی..... اُسے سخت غصہ آیا۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ قریب آ پہنچنے والے شیخ چلی کو گریبان سے پکڑ لیا اور دو تین تھپڑ رسید کیے۔ شیخ چلی چلائے:

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"ارے کیا کرتے ہو بھائی...... چھوڑ دو۔ چھوڑ دو...... کیوں مارتے ہو خواہ مخواہ مجھے۔"

"خواہ مخواہ!...... "شکاری دانت پیس کر غرایا۔" میں صبح سے پھندے لگائے بیٹھا ہوں۔ کوئی چڑیا نہیں پھنس رہی۔ اب کچھ اُمید ہوئی تھی تو تُو انہیں اُڑنے کو کہہ رہا ہے۔"

تم...... مگر...... بھائی...... یقین کرو...... اس میں میرا کوئی قصور نہیں...... مجھے تو کسان نے بتایا تھا کہ اُڑ چڑی صحیح ہے...... اُڑ چڑی ہی کہنا ہے۔" شیخ چلی نے ہکلاتے ہوئے بتایا۔

"کسان نے کہا ہو یا مزدور نے...... مگر خبردار جواب تم نے یہ بات کہی۔" شکاری ڈپٹ کر بولا۔ "تم کہو گے 'ایک ایک پھندے میں دو دو آئیں۔"

اب شیخ چلی ایک ایک پھندے میں دو دو آئیں...... ایک ایک پھندے میں دو دو آئیں۔ کہتے چل دیے۔

کچھ دور ایک قصبہ تھا' یہ وہاں پہنچے تو بہت سے لوگوں کو ایک طرف جاتے دیکھا' خود بھی پیچھے ہو لیے۔ تھوڑے فاصلے پر ایک بڑے میدان میں سولی گڑی تھی جس کے چاروں طرف بہت بڑی تعداد میں لوگ جمع تھے۔ یہ سب ایک قاتل کو پھانسی دینے کا انتظام تھا۔

شیخ چلی بھی ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ ایک ایک پھندے میں دو دو آئیں کی گردان بھی جاری تھی۔

چند لمحے ہوئے تھے کہ پولیس والے مجرم کو لے کر پہنچے۔ اُن کے پیچھے مجرم کے عزیز رشتہ دار بھی روتے پیٹتے چلے آرہے تھے۔ شیخ چلی کے سامنے سے گزرے اور انہیں ایک ایک پھندے میں دو دو آئیں کہتے سنا تو مارے غصے کے بُرا حال ہو گیا۔ دو تین نے جھپٹ کر انہیں پکڑا اور مارنا شروع کر دیا۔

شیخ چلی گھگھیائے:

"بھائیو!...... میری بات سنو...... یہ جو میں کہہ رہا ہوں۔ اپنی مرضی سے نہیں کہہ رہا۔ مجھے تو شکاری نے بتایا تھا کہ یہ صحیح ہے...... یہی کہنا ہے۔"

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"بکواس کرتا ہے شکاری۔" مارنے والوں میں سے ایک شخص نے اُنہیں لات رسید کرتے ہوئے کہا۔

"تو جو صحیح ہے' تم بتادو۔ مارتے کیوں ہو۔" شیخ چلی بلبلا کر بولے۔

"ہاں!......اب آیا نہ دماغ ٹھکانے پر۔" دوسرے نے کمر پر دوہتڑ لگاتے ہوئے کہا۔

"سُن۔ تجھے کہنا چاہیے......"اللہ ایسا دن کسی کو نہ دکھائے۔"

شیخ چلی چوٹیں سہلاتے چل دیے۔ اب اُن کی زبان پر "اللہ ایسا دن کسی کو نہ دکھائے۔" تھا۔

ابھی زیادہ دور نہ گئے تھے کہ ایک بارات سے سامنا ہوگیا۔ گھوڑے پر سوار دولہا کے پیچھے بہت سے باراتی بینڈ باجے کی دُھن پر ناچتے گاتے...... پیسے لٹاتے چلے آرہے تھے۔ شیخ چلی بھی ایک طرف ہو کر تماشا دیکھنے لگے' "اللہ ایسا دن کسی کو نہ دکھائے۔" کی گردان بھی جاری تھی۔

باراتیوں نے سُنا تو اُنہیں سخت غصہ آیا کہ خوشی کے موقع پر بددعا دے رہا ہے۔ پکڑ کر لگے دُھنکنے۔

"ارے بھائیو!۔ارے بھائیو!۔" شیخ چلی پڑنے والے جوتوں سے سر کو بچاتے ہوئے چیخے۔ "اگر میں نے غلط کہہ دیا تو معاف کردو۔ میں یہ خود نہیں کہہ رہا۔ پیچھے لوگوں نے بتایا تھا کہ یہ صحیح ہے۔ یہی کہنا ہے۔"

اِتنی دیر میں اچھی خاصی مرمت ہو چکی تھی۔ لوگوں کو اُن کی حالت پر رحم آگیا اور یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ کہو۔ "اللہ ایسا دن سب کو دکھائے۔"

شیخ چلی کراہتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ گھر ابھی دور تھا۔ وہ 'اللہ ایسا دن سب کو دکھائے' کہتے چلے جارہے تھے۔ بڑی سڑک سے ہو کر ایک گلی میں پہنچے۔ ایک گھر کے سامنے کچھ غم زدہ لوگ جمع تھے۔ اندر سے رونے اور بین کرنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ یقیناً کسی کی موت ہوگئی تھی۔

شیخ چلی گھر کے سامنے سے اللہ ایسا دن سب کو دکھائے کہتے گزرے تو اُن لوگوں کو بہت غصہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

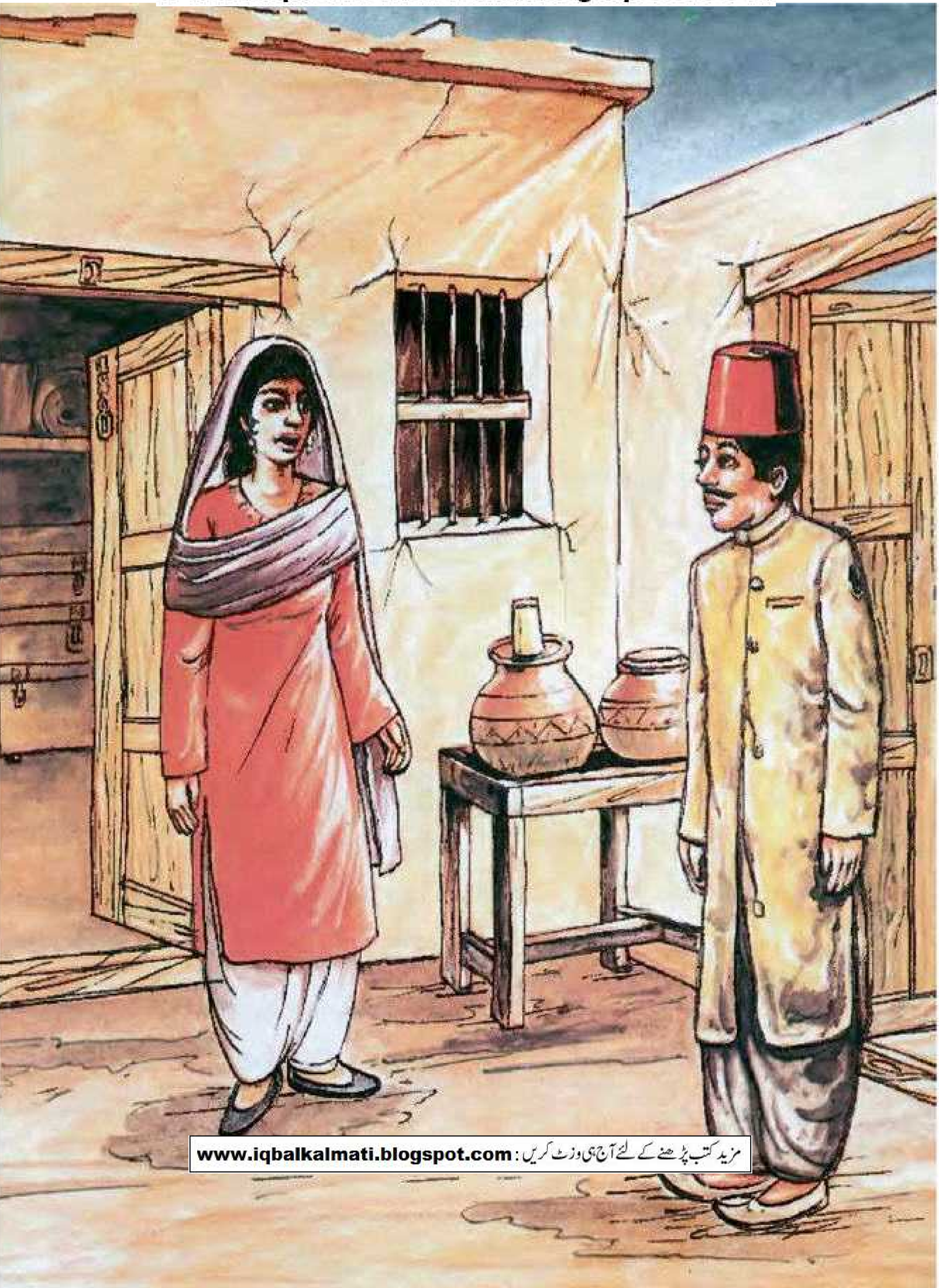

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آیا۔

''پکڑو اس بدبخت کو۔'' ایک بزرگوار نے چیخ کر کہا' چند نوجوانوں نے لپک کر شیخ چلی کو پکڑ لیا اور ٹھکائی شروع کر دی۔

شیخ چلی نے دُہائی دی...... ''ارے......سب مجھے ہی مار رہے ہو۔ جبکہ میں خود تو کچھ نہیں کہہ رہا۔ اُن کو کوئی نہیں مارتا جو مجھے ایسا کہنے کو کہتے ہیں۔''

مگر لوگوں نے ایک نہ سنی اور خوب درگت بنا کر ہی چھوڑا۔

شیخ چلی کچھ دیر رکے رہے کہ یہ لوگ بھی انہیں ''صحیح بات'' بتائیں گے مگر کسی نے کچھ نہ کہا تو خود بولے:

''صاحبو!...... آپ لوگوں نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ صحیح کیا نام ہے اور میں گھر جا کے اپنی بیوی سے کیا پکواؤں!؟......''

شیخ چلی کی بات سُن کر لوگوں نے حیرت سے اُنہیں دیکھا۔ پھر ایک نے کہا:

''جو دل چاہے کہہ دینا۔''

شیخ چلی ''جو دل چاہے کہہ دینا'' رٹتے گھر پہنچے۔ بیوی اُن کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گئی اور ماجرا پوچھنے لگی۔ شیخ چلی بولے:

''نیک بخت!...... حال وال بعد میں پوچھتی رہنا۔ پہلے جلدی سے ''جو دل چاہے کہہ دینا'' پکا لو۔ بڑی مشکل سے نام یاد رکھا ہے۔ کہیں بھول نہ جاؤں۔''

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشکل الفاظ کے معنی

معنی	الفاظ
چکنائی والی۔ ایسے کھانے جن میں گھی، تیل، چربی وغیرہ کا زیادہ استعمال کیا گیا ہو	مُرغّن
زیادتی	اِفراط
لہجہ۔ کسی لفظ کو زبان سے ادا کرنے کا طریقہ	تلفظ
دھاوا۔ حملہ	ہلّا
اچانک آپڑنے والی مصیبت۔ پریشانی	اُفتاد
لکڑی سے بنا وہ اڈہ جس سے لٹکا کر پھانسی دی جاتی ہے	سُولی
تسلسل سے بات کہنا۔ رٹنا	گردان
خوشامد کرنا۔ گڑگڑانا	گھگھیانا
دونوں ہاتھ ملا کر بنائی گئی مٹھی	دُوہتڑ
روئی صاف کرنے کا عمل۔ مارنا پیٹنا	دُھنکنا
فریاد	دُہائی
بُری حالت۔ بُرا حال	دُرگت

شیخ چلی نے کھچڑی کھائی

سوال۔ شیخ چلی کو سُسرال میں کس قسم کے کھانے پیش کیے گئے تھے؟

سوال۔ شیخ چلی نے کون سی چیز پہلی دفعہ کھائی تھی؟

سوال۔ کھیت کا مالک اُن پر کیوں غصہ ہو رہا تھا؟

سوال۔ شیخ چلی کو راستے میں کس وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیگ کی بچی

ملا نصیر الدین کی اپنے پڑوسی سے کبھی نہ بنتی تھی۔ کچھ پڑوسی بھی بدمزاج اور چڑچڑا تھا اور کچھ ملا بھی اپنی عادت سے مجبور، نت نئی شرارتوں سے اُسے تنگ کیا کرتے تھے۔ اُن دنوں بھی دونوں میں اَن بَن تھی۔ گرمیوں کی ایک دوپہر ملا گھر میں آرام کر رہے تھے کہ ذہن میں عجیب خیال آیا۔ آنکھیں چمک اُٹھیں اور ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔ فوراً ہی اِس خیال کو عملی شکل دینے کا ارادہ کر لیا۔

شام ہوتے ہی ملا بازار نکل گئے۔ کچھ جلیبیاں خریدیں اور پڑوسی کے گھر جا پہنچے۔ دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے؟" پڑوسی کی بیوی کی آواز آئی۔

"میں ہوں بھابی' آپ کا پڑوسی نصیر الدین، کیا بھائی شمس الدین گھر پر ہیں!۔" انہوں نے پوچھا۔ اور چند ہی لمحوں بعد پڑوسی شمس الدین باہر آیا۔ چہرے پر ناگواری تھی مگر ملا بڑے تپاک سے ملے، جلیبیاں دیتے ہوئے بولے:

"بھائی!...... میرے بیٹے، یعنی تمہارے بھتیجے نے اچھے نمبروں سے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے، اس کی خوشی میں یہ مٹھائی لایا ہوں۔ اُمید ہے پرانی باتیں بھلا کر قبول کرو گے اور بچے کو اپنی دعاؤں سے نوازو گے۔"

پڑوسی ملا کے خلوص بھرے انداز سے بہت متاثر ہوا۔ مٹھائی قبول کی اور گھر کے اندر چل کر ایک پیالی قہوہ پینے کی دعوت دی مگر ملا نے یہ کہہ کر کہ ابھی اور لوگوں میں بھی مٹھائی تقسیم کرنا ہے، معذرت چاہی۔

دو چار روز گزر گئے۔ ملا نصیر الدین ایک دن پھر اُسی پڑوسی کے گھر جا پہنچے۔ دستک سُن

www.iqbalkalmati.blogspot.com

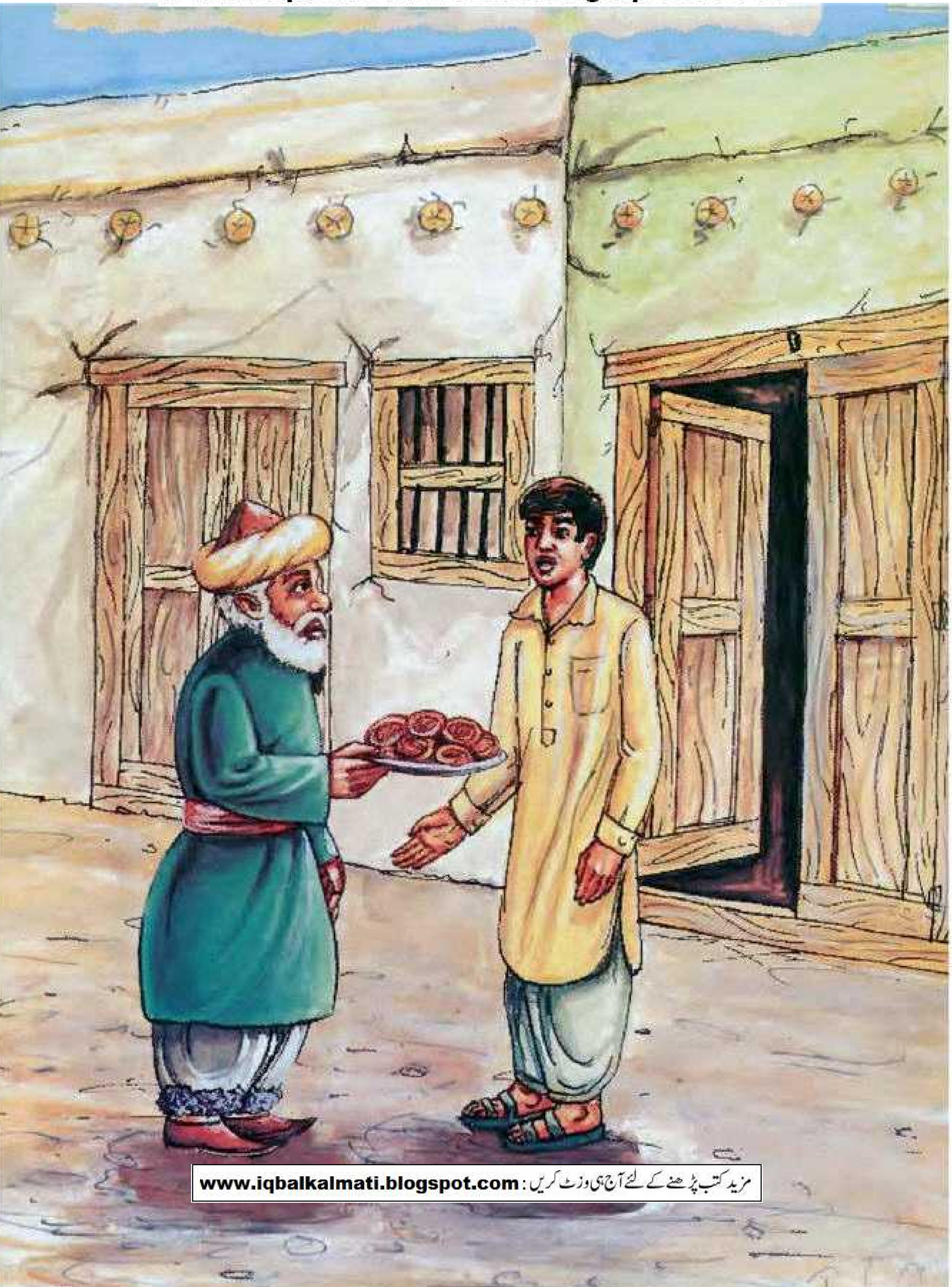

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کر پڑوسی باہر آیا۔ ملاّ نے کہا:

''بھائی!۔ دوسرے شہر سے مہمان آئے ہیں، گھر میں کوئی ایسا برتن نہیں جس میں زیادہ مقدار میں کھانا پکایا جاسکے۔ تمہارے ہاں ایک بڑی دیگ ہے، اگر دے دو تو میری مشکل دور ہو جائے گی۔'' پڑوسی نے دیگ لا کر اُن کے حوالے کی۔ ملاّ نے شکریہ ادا کیا اور دو تین روز میں دیگ واپس کر دینے کا کہہ کر چل دیے۔

پھر دو تین روز تو کیا دو تین ہفتے گزر گئے۔ ملاّ نے دیگ واپس نہ کی ایک آدھ بار راہ چلتے کہیں سامنا ہوا اور پڑوسی نے یاد دلایا تو بات بدل دی۔ بہت دن گزر گئے۔ ایک روز دیگ واپس کی تو اُس کے ساتھ چھوٹی سی پتیلی بھی دی۔

''ارے!...... یہ کیا؟'' پڑوسی نے حیرت سے کہا۔ ''یہ پتیلی تو ہماری نہیں ہے۔''

''یہ تمہاری ہی ہے۔'' ملاّ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مم...... مگر...... میں نے تو تمہیں صرف دیگ تھی...... یہ پتیلی؟'' پڑوسی نے کچھ نہ سمجھنے کے انداز میں کہا۔

''ہاں!۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ تم نے مجھے یہ پتیلی نہیں دی تھی مگر یہ سو فیصد تمہاری ہے اور اس پر صرف اور صرف تمہارا حق ہے...... کیونکہ یہ تمہاری دیگ کی اولاد ہے۔''

''دیگ کی اولاد۔؟'' پڑوسی کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں۔

''ہاں ہاں...... دیگ کی اولاد۔ ہمارے گھر تمہاری دیگ نے اِس پیاری سی پتیلی کو جنم دیا ہے اسی وجہ سے تو دیگ کی واپسی میں بھی دیر ہوگئی۔'' ملاّ نے کہا۔

بات عجیب سی تھی۔ پڑوسی کے دل کو نہ لگتی تھی مگر مفت پتیلی ہاتھ آرہی تھی، لالچ غالب آگیا اور دیگ کے ساتھ اُس نے پتیلی بھی لے لی۔

اِس بات کو کئی ہفتے ہو گئے۔ اب ملاّ اور پڑوسی کے آپس کے تعلقات بہت اچھے ہو گئے تھے۔ ایک روز ملاّ پھر پڑوسی کے گھر پہنچے اور مہمانوں کے آنے کا بتا کر دیگ مانگی۔ پڑوسی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

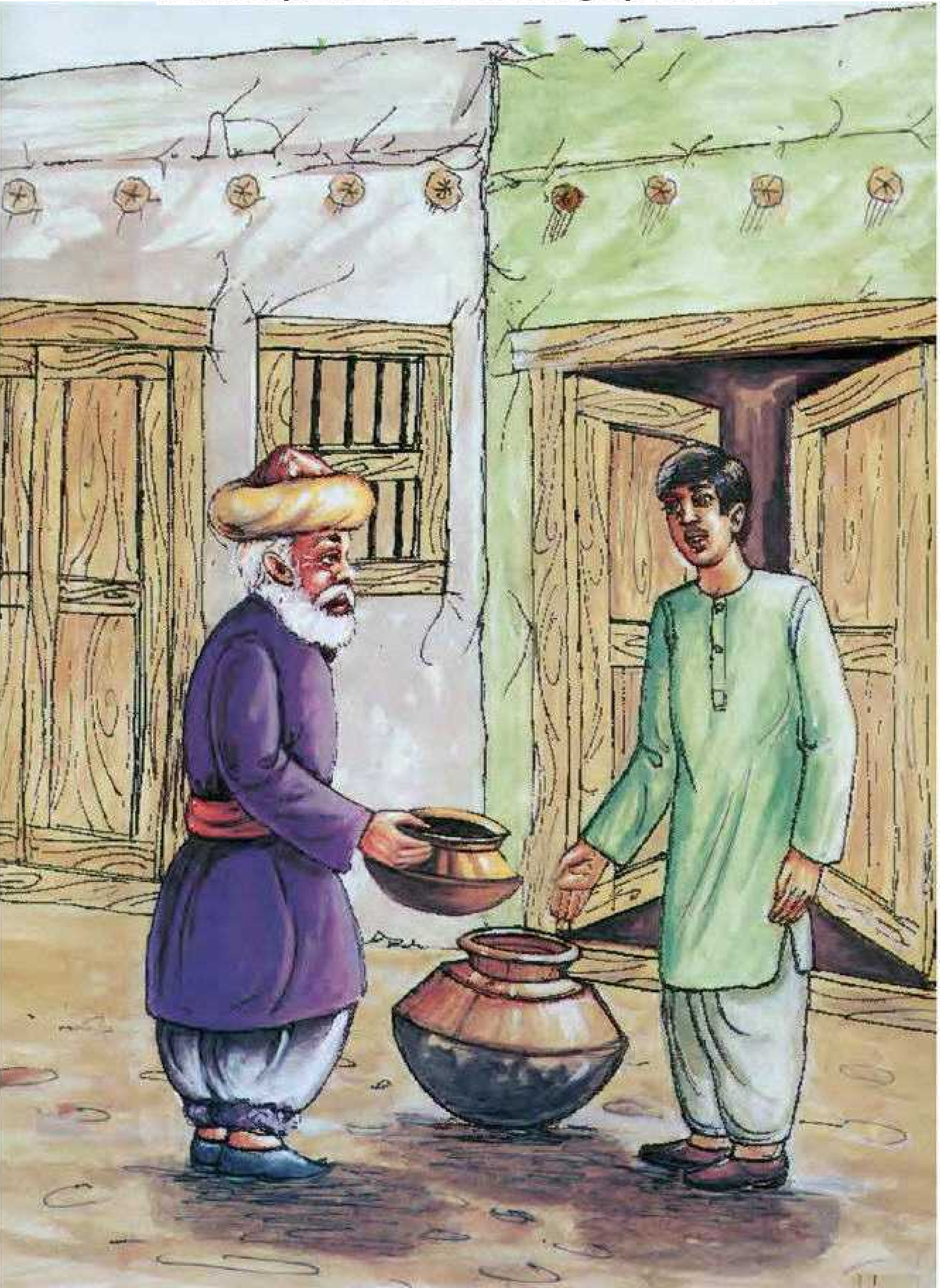

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نے خوشی دے دی۔

پھر دن ہفتوں اور ہفتے مہینوں میں ڈھلنے لگے، ملاّ نے دیگ واپس نہ کی۔ پڑوسی کو کئی بار خیال بھی آیا۔ ضرورت بھی پڑی مگر اُس نے ملاّ سے تقاضا نہ کیا، اُسے یقین تھا کہ اِس بار بھی اُس کے ہاں اولاد ہوگی۔ آخر ایک روز اُس کی بیوی نے کہا، اب تو بہت دن ہوگئے ہیں، معلوم تو کرو ملاّ سے کیا بات ہے۔

''بہت اچھا نیک بخت۔ آج ہی پوچھوں گا۔ مجھے تو خود بے چینی ہے۔'' پڑوسی بولا۔ اتفاق سے کچھ دیر بعد وہ گھر سے نکلا تھا کہ ملاّ سے ملاقات ہوگئی۔ اُس نے دیگ کے بارے میں پوچھا تو ملاّ بولے:

''بھائی! ۔میں تمہارے گھر ہی آرہا تھا۔ پہلے ہی آتا...... مگر ہمت نہ ہوتی تھی، مگر بتانا تو تھا ہی۔'' اِتنا کہہ کر وہ خاموش ہوگئے، چہرے پر گہرے غم کے آثار تھے۔

''آخر بات کیا ہے۔ کچھ پتا تو چلے؟'' پڑوسی نے بے چینی سے پوچھا۔

''وہ...... دراصل...... تمہاری پیاری دیگ...... جو اتنا عرصہ ساتھ رہنے سے ہمیں بھی بہت پیاری ہوگئی تھی۔ اب دنیا میں نہیں رہی۔ اُس کا دو دن ہوئے انتقال ہوگیا ہے۔''

اِتنا کہہ کر وہ رونے لگے۔ پھر ہچکیاں لیتے ہوئے مزید بولے: ''مرحومہ کافی دنوں سے بیمار تھی۔ سوچا تھا صحت یاب ہونے پر...... نہلا دھلا کر...... تمہارے گھر پہنچاؤں گا...... مگر ...... (ملاّ نے گہری سانس بھری)...... اللہ کو یہ منظور نہ تھا اور پرسوں اسی بیماری کی حالت میں...... ہمیں روتا چھوڑ کر چل بسی۔''

''کک...... کیا...... مطلب......'' پڑوسی ہکلاتے ہوئے بولا ''دَ...... دیگ تو بب...... بے جان چیز ہے...... وہ...... بھلا...... کگ...... کیسے...... مر سکتی ہے...... دیکھو، مم...... ملاّ...... مجھے...... بے وقوف نن...... نہیں بناؤ!۔''

''بے وقوف!......'' ملاّ آنکھیں نکال کر غرّائے۔ ''تو تمہارے خیال میں میں جھوٹ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

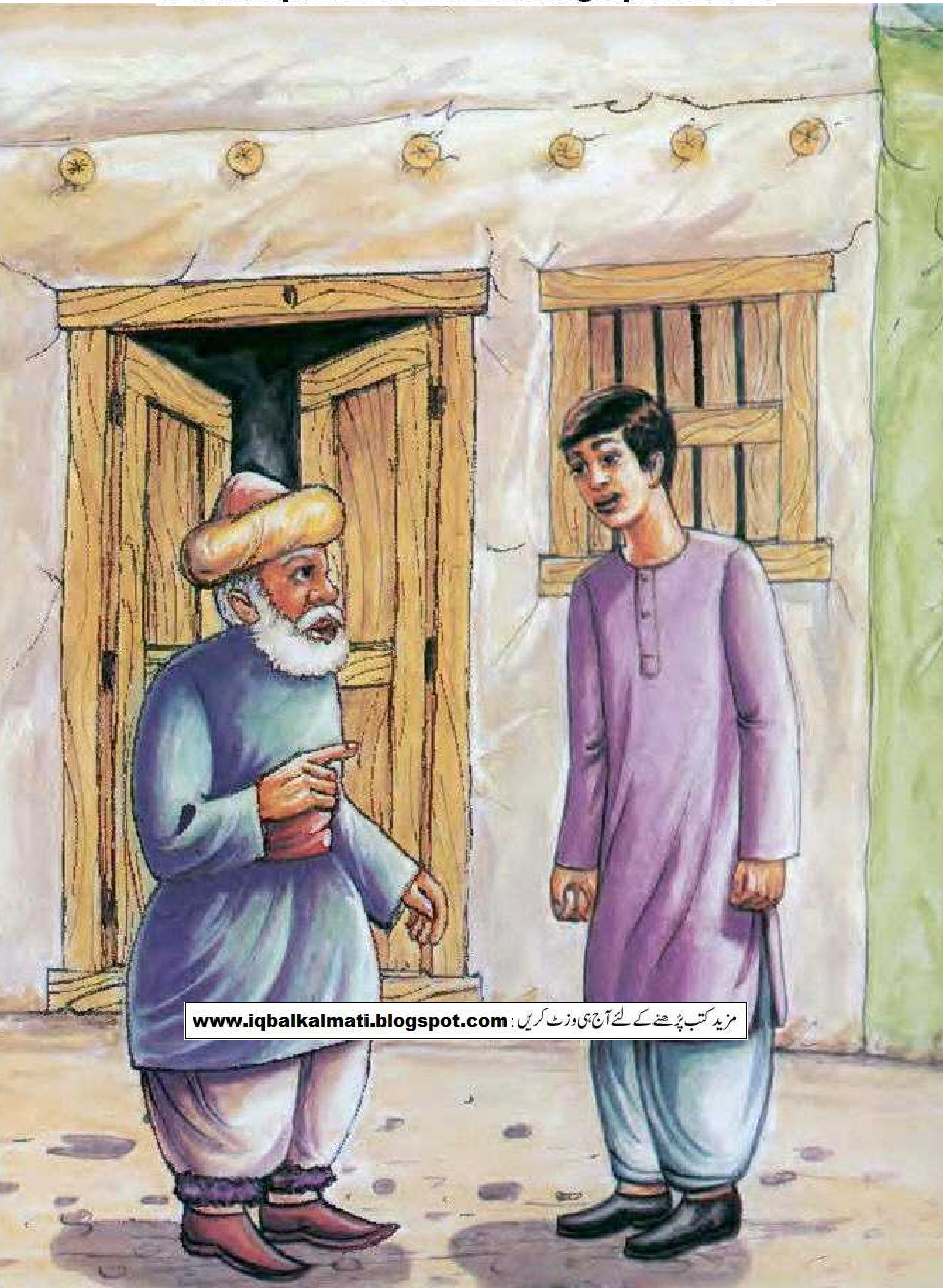

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بول رہا ہوں...... بے وقوف بنا رہا ہوں تمہیں!؟"

"تو اور کیا...... دیگ تو دھات کی بنی بے جان چیز ہوتی ہے...... اور مرتی تو جان دار چیزیں ہیں...... پھر دیگ کیسے مرسکتی ہے؟۔" پڑوسی نے غصّے سے کہا۔

"تو کیا بے جان چیزیں بچّے دے سکتی ہیں!...... اگر دیگ بے جان تھی تو اُس نے بچّے کو کیسے جنم دے دیا، جو تمہارے گھر اِس وقت بھی موجود ہے......" ملاّ تیز لہجے میں کہہ رہے تھے۔" بولو!۔ کیا تم اِس سے انکار کرو گے کہ تمہاری دیگ نے بچّہ دیا تھا اور میں نے اُسے تمہارے حوالے کیا تھا۔؟!۔ بس، جو چیز بچّہ دے سکتی ہے وہ مَر بھی سکتی ہے تمہیں میری نیت پر شک کرنے کا کوئی حق نہیں۔"

ملاّ کی باتوں نے پڑوسی کو لاجواب کر دیا تھا۔ اُس نے بے بسی سے ملاّ کو دیکھا اور گردن جھکالی۔ ملاّ کے ہونٹوں پر شرارت بھری مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی
تپاک	گرم جوشی
ڈھلنا	تبدیل ہونا۔ صورت اختیار کرنا
نیک بخت	خوش قسمت۔ اچھے نصیب
دَھات	معدنی جوہر، جس میں پگھلنے کی خاصیت ہو
آثار	اثر کی جمع۔ علامات۔ نقوش۔ نشان

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیگ کی بچّی

سوال۔ ملا نصیر الدین کس خیال کو پورا کرنے کا ارادہ کر چکے تھے؟
سوال۔ ملا بھائی شمس الدین کے گھر مٹھائی لے کر کیوں پہنچے؟
سوال۔ ملا نے دیگ کے بارے میں پڑوسی کو کیا بتایا اور بھائی شمس الدین پر کیا گزری؟
سوال۔ ملا کے ہونٹوں پر کیا کھیل رہی تھی؟
کہانی کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

مندرجہ ذیل جملوں میں سے درست پر (ہاں) اور غلط پر (نہیں) کا نشان لگایئے۔

(1)۔ ملا بازار سے جلیبیاں خریدنے گئے ....
(2)۔ پڑوسی نے ملا کو شربت پینے کی دعوت دی..........
(3)۔ ملا نے بھائی شمس سے دیگ مانگی ....
(4)۔ پڑوسی بہت خوش مزاج تھا..........

خالی جگہ پُر کیجیے

(1)۔ ملا کی اپنے پڑوسی سے .... تھی۔ (اَن بن / رشتے داری / ناراضگی)
(2)۔ پڑوسی ملا کے .... سے بہت متاثر ہوا۔ (چلے جانے سے / بیزاری سے / خلوص سے)
(3)۔ دیگ واپس کی تو چھوٹی .... بھی دی۔ (ٹرے / پیالی / پتیلی)
(4)۔ پڑوسی .... میں آ گیا۔ (لالچ / دھوکے / باتوں)
(5)۔ دیگ .... کی بنی بے جان چیز ہوتی ہے۔ (لکڑی / شیشے / دھات)

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں